Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 23

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

26 جمادی الثانی 1431 ہجری - 10 احسان 1389 - 10 جون 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا

ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی، وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔‘‘ (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۳-۱۴)

’’اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا، جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو! کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پروا نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اُس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اِس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو، اُس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں، اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔‘‘

(بحوالہ انوار الاسلام صفحہ ۲۳)

لاہور کی دو احمدیہ مساجد میں شہید ہونے والے احباب کی ربوہ میں تدفین

المناک واقعہ کی مزید تفصیلات پر مشتمل رپورٹ

پاکستان میں صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں مورخہ ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء بروز جمعۃ المبارک دوپہر تقریباً ڈیڑھ بجے احمدیہ مساجد گڑھی شاہو اور مسجد نور ماڈل ٹاؤن پر مسلح افراد کے منظّم حملوں میں ۹۴ احمدی احباب شہید ہوگئے اور ۱۲۴ سے زیادہ زخمی ہیں۔

یہ حملے مساجد میں اس وقت ہوئے جب احباب جماعت جمعہ کے لئے مساجد میں اکٹھے ہو چکے تھے۔ مسجد گڑھی شاہو میں خطبہ جمعہ سے معاً پہلے اور ماڈل ٹاؤن میں مربی صاحب نے خطبہ دینا شروع ہی کیا تھا کہ یہ اندوہناک واقعات وقوع پذیر ہوئے۔

تفصیلات کے مطابق ماڈل ٹاؤن کے سی بلاک میں واقع مسجد نور میں ۲ دہشت گرد جدید ہتھیاروں سے فائرنگ کرتے ہوئے مین گیٹ سے گارڈ کو ہلاک کر کے اندر داخل ہوئے ان میں سے ایک نے محراب کی طرف سے ایک کھڑکی کا شیشہ توڑ کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جبکہ دوسرا دہشت گرد اس طرف سے مسجد میں داخل ہوا جہاں جوتے رکھے جاتے ہیں اور اس نے ہینڈ گرنیڈ پھینکا اور فائر کھول دیا۔ ڈیوٹی پر متعین خدام نے جانفشانی اور جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس دہشت گرد کو پیچھے سے بازوؤں کے ذریعہ پکڑ لیا اور بے بس کر دیا۔ اس حملہ آور نے خودکش جیکٹ پہنی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس سے محفوظ رکھا اور مزید نقصان سے بچا لیا جبکہ دوسرے حملہ آور کو شدید زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا۔ ماڈل ٹاؤن کے اس وحشیانہ حملے میں بہت دیر تک گولیوں کی بارش اور بلاسٹ ہوتے رہے۔ متعدد احباب نے تہہ خانے میں اور ادھر ادھر بھاگ کر اپنی جانیں بچائیں۔ تاہم مکرم جنرل (ر) ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن اور مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن سمیت ۲۶ افراد شہید ہوگئے اور ۳۵ سے زائد زخمی ہوئے۔ جنہیں جناح ہسپتال، شیخ زاہد ہسپتال، میو ہسپتال اور دیگر ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا جہاں فوری طور پر طبی امداد دی گئی اور خدام خون دینے کیلئے مختلف حلقوں سے ہسپتال پہنچ گئے۔

گڑھی شاہو میں واقع دارالذکر میں عینی شاہدین کے مطابق ۶ سے ۸ دہشت گرد مین اور پچھلے گیٹ سے داخل ہوئے۔ ۴ زوردار دھماکے اور فائرنگ کر کے حملہ آوروں نے دوسری منزل اور مینار پر چڑھ کر پوزیشن سنبھال لی تاکہ پولیس اور دیگر فورسز اندر نہ آ جائیں۔ ابھی مسجد میں جمعہ شروع نہیں ہوا تھا تاہم ہال نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔ تین بلاسٹ ہال کے اندر اور ایک باہر ہوا۔ تقریباً ۲ گھنٹے تک دہشت گردوں نے احباب کو یرغمال بنائے رکھا اور فائرنگ کرتے رہے۔ اطلاع ملنے پر قدرے تاخیر سے پولیس اہلکار، ایلیٹ فورس کے جوان اور بکتر بند گاڑیاں مسجد پہنچ گئیں اور پولیس اور حملہ آوروں میں دیر تک فائرنگ کا تبادلہ ہوتا رہا۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق گڑھی شاہو میں خودکش دھماکوں اور حملہ آوروں کی فائرنگ سے ۳۴ افراد موقع پر ہی شہید ہوگئے اور دیر سے ہسپتال پہنچنے کی وجہ سے اکثر زخمیوں کا زیادہ خون بہہ گیا اور وہ ہسپتال پہنچ کر دم توڑ گئے۔

دارالذکر میں سیکورٹی ذرائع کے مطابق ۲ دہشت گردوں نے خود کو اڑا لیا۔ ماڈل ٹاؤن سے گرفتار ہونے

(باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 10 جون 2010ء

شہداء احمدیت زندہ باد

اگرچہ گزشتہ ساٹھ سال سے پورے پاکستان میں پاکستان کے انتہا پسند جنونی مولویوں کی جانب سے احمدیوں پر ظلم وستم اور قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے جو کبھی کم ہو جاتا ہے اور کبھی اچانک زیادہ ہو جاتا ہے۔لیکن گزشتہ 28 مئی کو لاہور کی دو احمدیہ مساجد پر جمعۃ المبارک کے روز جو حملے ہوئے وہ ان مولویوں کی بربریت اور انتہا پسندی کی ایک گھناؤنی مثال ہیں جن میں اسلام کے نام پر قریباً ایک صد احمدیوں کو شہید کر دیا گیا اور ڈیڑھ صد سے زائد زخمی ہوگئے یہ پہلی مثال ہے کہ کسی واقعہ میں جماعت کے امیر سمیت بعض دیگر عہدیداروں اور جماعت کے قابل احترام مبلغ نے شہادت کا جام نوش کیا۔ہم اس دن سے پاکستانی ٹی وی اور بعض دیگر پرائیویٹ چینلز سمیت ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات دیکھ رہے ہیں اس میں عجیب تر اور ایمان افروز بات یہ ہے کہ شہداء کے رشتہ داروں یہاں تک کہ زخمی احباب کے حوصلہ کو بلند پایا ہے اور باوجود اس قدر دہشت ناک اور خوفناک حالات سے گزرنے کے ان کے حوصلے بفضلہٖ تعالیٰ بلند اور ان کے عزائم بالا ہیں۔فالحمدللہ علی ذالک۔

پاکستان میں اگرچہ قیام پاکستان کے بعد پہلی بار ۱۹۵۳ء میں احمدیوں پر مذہبی عناد کی بنا پر دہشت گردانہ حملے ہوئے تھے جن میں ان کے جان و مال کو نقصان پہنچایا گیا اور کئی روز تک بربریت کا یہ سلسلہ جاری رہا لیکن یہ تشدد صرف ملاؤں کی طرف سے تھا جس کو بعض شرپسندوں کی حمایت حاصل تھی لیکن ۱۹۷۴ء میں پہلی بار اس دہشت گردی کو حکومت نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور قانون سازی کر کے تمام سیاسی اور مذہبی پارٹیوں کے اتفاق سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا جس کے نتیجہ میں ۱۹۷۴ء میں کئی معصوم احمدی شہید کئے گئے مساجد منہدم کی گئیں۔مکانوں کو مسمار کیا گیا اور اسلام کے نام پر خوب خوب لوٹ مار کی گئی۔اور پھر دس سال بعد ۱۹۸۴ء میں فرعون زمانہ ضیاء الحق نے بھٹو حکومت کی قانون سازی کو آگے بڑھاتے ہوئے یہاں تک آرڈیننس جاری کیا کہ احمدی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے کلمہ پڑھ یا لکھ نہیں سکتے۔مساجد کی تعمیر کر کے ان پر کلمہ نہیں لکھ سکتے اور اسلامی اصطلاحات کا استعمال نہیں کر سکتے۔السلام علیکم کہنا احمدیوں کے لئے ایک قابل جرم عمل بن گیا۔نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ سینکڑوں احمدیوں کو کلمہ پڑھنے یا لکھنے کے جرم میں جیلوں میں ٹھونس دیا گیا۔احمدی مساجد سے کلمہ طیبہ کی پلیٹیں ہتھوڑوں اور چھینیوں سے توڑ توڑ کر مقدس کلمہ کی بےحرمتی کی گئی۔کئی احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔اسلام کے نام پر مکانات جلائے گئے اور دکانیں لوٹی گئیں۔اذان دیتے ہوئے کلمہ پڑھتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے احمدیوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر جیلوں میں بھرا گیا اور یہ سب کام حکومت کے زیر سایہ نفرت پھیلانے والے دہشت گرد ملاں دن رات کرتے رہے یہی وجہ ہے کہ کبھی کسی مجرم کو نہیں پکڑا گیا کیونکہ ایسا کرنے والے حکومت اور ملاؤں کی نظر میں مجرم نہیں تھے۔ بلکہ وہ یہ کار ثواب کر کے نقد جنت حاصل کر رہے تھے۔مرنے کے بعد حوروں نے ان کا استقبال کرنا تھا۔چنانچہ اس کیلئے پاکستان کے کئی مدارس کی طرف سے ایسا لٹریچر شائع کیا گیا جس میں لکھا گیا کہ احمدی واجب القتل ہیں احمدیوں کا قتل کرنا باعث ثواب ہے۔نہ صرف ایسی کتب شائع کی گئیں بلکہ بازاروں میں ایسے پوسٹر لگائے گئے۔بینر لٹکائے گئے حد یہ ہے کہ یہ پوسٹر عدالتوں میں جج صاحبان کی Name Plates کے نیچے بھی چسپاں کئے گئے کہ وہ فیصلے کرتے وقت اپنے انجام کی بھی خبر رکھیں۔

پاکستان کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۸۴ء تک پاکستان میں صرف اور صرف احمدیوں کو ہی دہشت گردانہ حملوں کا نشانہ بنایا گیا اور وہ بھی حکومتوں کے زیر سایہ اور پھر اس میں یہ اضافہ کیا گیا کہ باقاعدہ صدارتی آرڈیننس جاری کر کے احمدیوں کی تبلیغ پر پابندی لگائی گئی اور توہین رسالت بل پاس کر کے مختلف بہانوں سے احمدیوں کو ہی نشانہ ظلم وستم بنایا گیا۔

۱۹۸۵ء کے بعد پھر وہ دور شروع ہوا جس میں احمدیوں کے علاوہ دیگر مسلم فرقوں اور عیسائیوں کو بھی نشانہ بنانا شروع کیا گیا اس دور میں شیعوں کے خلاف کئی طرح کا لٹریچر چھپا اور پھر آگے بڑھتے بڑھتے یہ تشدد اکثریتی فرقوں دیوبندیوں اور شیعوں تک پھیل گیا کئی دیوبندی علماء اور سنی علماء موت کے گھاٹ اُتارے گئے لیکن اس قتل و غارت میں حکومت ملوث نہیں تھی ہاں یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ حکومت نے احمدیوں کے خلاف کھلم کھلا قتل و غارت کی تائید کر کے ان دہشت گردوں کے لئے ایک راہ ضرور ہموار کی تھی۔

دہشت گردوں کی یہ تحریک پھر اس قدر آگے بڑھی اور ان کے عزائم اس قدر بلند ہوئے کہ انہوں نے مسلم حکومتوں سے بھی یہ کہہ کر ٹکر لینی شروع کر دی کہ یہ مسلم حکومتیں اسلامی نہیں ہیں بلکہ ان سب کو اسلامی حکومت کے قیام کیلئے ہمارا ساتھ دینا چاہئے تاکہ ہم پوری دنیا میں اصل اسلامی حکومت قائم کر سکیں اور امریکہ برطانیہ اور یورپ کے کافر ممالک کو تلوار کے زور سے مسلم شریعت کے ماتحت لائیں۔بس یہی وہ موڑ تھا جہاں پر ان دہشت گردوں کا اور اسلامی حکومتوں کا اختلاف ہو گیا۔دہشت گرد چاہتے ہیں کہ ان کی طرز کی اسلامی حکومت قائم کرنے میں مسلم ممالک ان کی مدد کریں اور پھر دیگر غیر مسلم ممالک کے ساتھ مل کر امریکہ کے خلاف صف آرا ہوں اور یہی وہ تلخ گھونٹ ہیں جنہیں مسلم ممالک کے موجودہ حکمران پی نہیں پا رہے نہ اگل سکتے ہیں اور نہ نگل سکتے ہیں۔وہ اپنی کرسیوں کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور وہ امریکہ اور یورپ کی مخالفت کو بھی برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کل کے وہ ”اسلامی خدمت گار“ آج مسلم حکومتوں کے نزدیک دہشت گرد بن گئے ہیں۔جو کبھی سوات پر حملے کرتے ہیں کبھی وزیرستان کو نشانہ بناتے ہیں اور شریعت اسلامیہ کو بزور نافذ کرنے کیلئے تلواریں چلاتے ہیں۔یہ لوگ دہشت گرد بن گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ کل تک احمدیہ مساجد پر حملے کرنے والوں نے جب پورے ملک کی ناک میں دم کر دیا ہے تو احمدیہ مساجد پر حملوں کو بھی مجبوراً دہشت گردانہ حملے قرار دیا جا رہا ہے۔

جہاں تک مذہبی لیڈروں کا تعلق ہے تو وہ ان دنوں عجیب قسم کی منافقت کا شکار ہیں۔حکومت میں بیٹھ کر جن کو دہشت گرد قرار دیتے ہیں مدرسوں میں جا کر ان کو قوم کے مایہ ناز سپوت کہتے ہیں۔حکومت کے اراکین بھی اس منافقت کا شکار ہیں کیونکہ جان تو ہر ایک کو پیاری ہے اور وجہ اس کی یہ بھی ہے کہ دہشت گرد اب پاکستان میں کینسر کی طرح اپنی جڑوں کو پوری طرح پھیلا چکے ہیں وہاں کی فوج میں ملٹری میں مدرسوں میں، دفاتر میں یہاں تک کہ انٹیلی جینس میں بھی اور اب ہر سرکاری افسر ڈرتا ہے اور سیاست دان خوفزدہ رہتا ہے کہ اس کی حفاظت پر مامور گارڈ ہی کہیں اس پر حملہ نہ کر دے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں بشمول حکام سیاستدان اور عام لوگ آج خوف وحراس کا شکار ہیں مذہبی منافرتیں اب علاقائی منافرتوں میں بدل چکی ہیں اور علاقائی منافرتیں قبائلی منافرتوں کا رنگ لے چکی ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کی شروعات تو احمدیوں پر مظالم سے ہی ہوئی تھی۔؟!

آج لاہور کی مساجد پر ہونے والے حملوں کو وہاں کے سیاستدان اور حکومت دہشت گردانہ حملے بتا رہی ہے لیکن ان حملوں کے بیج تو خود انہوں نے بوئے ہیں۔انہوں نے احمدیوں پر قانون سازی کر کے حملے کئے جس کے نتیجہ میں اس طرح کے حملے اب سب پر ہو رہے ہیں اور جب تک یہ کالا قانون قائم رہے گا نہ تو پاکستان خوف و حراس کی دلدل سے نکل سکتا ہے اور نہ ہی اس کی ترقی کے سامان ہو سکتے ہیں۔اور کچھ بعید نہیں کہ مستقبل قریب میں پاکستان ایسے ایسے خوفناک عذابوں کا سلسلہ دیکھے کہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نشانۂ عبرت بن جائے۔

اس موقع پر ہم پاکستانی دانشوروں اور مذہبی مکاتب فکر سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جب تک وہ احمدیوں کو باوجود ان کے مسلمان ہونے کے غیر مسلم قرار دیتے رہیں گے ان کی مساجد کو مساجد کہنے سے گریز کریں گے اور اس احمقانہ قانون کو ختم نہیں کریں گے ہرگز چین کی سانس نہیں لے سکیں گے۔یاد رکھئے وہ جگہ جہاں پانچ وقت نماز اور جمعہ کے دن نماز جمعہ ہوتی ہے اس کو مسجد کہنے سے احتراز کرنا اور باوجود جانتے بوجھتے ہوئے ملاؤں کی نفرت بھری غلطیوں کو دہراتے چلے جانا، کبھی بھی پاکستان کو امن نہیں دے سکتا۔سوچنے کی بات یہی ہے کہ احمدیوں کے خلاف احمقانہ قانون سازی سے ہی ملک میں فساد کی شروعات ہوئی تھی اور پھر اس قانون کے رہتے امن کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔اس قانون سازی سے ہی تو کٹر مذہبی جنونیوں کو اپنی مستند کتب کی روشنی میں یہ کہنے کا موقع ملا کہ احمدی مرتد ہیں اور اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے اور احمدیوں کو تین دن کی مہلت دیکر اگر وہ ان کے خودساختہ اسلام کی پابندی نہیں کرتے تو لائن میں کھڑا کر کے قتل کر دینا چاہئے۔اور آج تک انہی فتوؤں پر عمل ہو رہا ہے۔اب جب تک یہ فتوے موجود ہیں اور ملکی قانون ان کو پناہ دے رہا ہے تب تک اس فساد کے خاتمہ کی بھلا کون سی صورت نکل

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

انتباہ

کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ خدا
جو لگایا میرے مولا نے شجر
شاہد و مشہود کے انکار پر
ظلم کرتے ہو عبث تم رات دن
سوچ لو کہ ظلم کی پاداش میں
خوں شہیدانِ وفا کا ظالمو !
یاد رکھنا جب پکڑتا ہے خدا
آج ہر اِک ملک میں ہر احمدی

کیوں بھلا بیٹھے ہو تم روزِ جزا
کاٹ ڈالو گے اسے کیسے بھلا ؟
روبرو مولیٰ کے تم بولو گے کیا ؟
کیوں بنے پھرتے ہو تم خود ہی خدا
کوئی بچتا تم نے دیکھا ہے بھلا ؟
رنگ لائے گا یقیناً جا بجا
نقش دھرتی سے وہ دیتا ہے مٹا
کر رہا ہے اپنے مولیٰ سے دُعا

”کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ“

(عطاءالمجیب راشد۔لندن)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جس انقلاب نے آنا ہے وہ کسی تلوار یا سیاسی داؤ پیچ سے نہیں آنا بلکہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دعاؤں سے آنا ہے اور یہی انقلاب ہے جو دائمی انقلاب ہے۔

اس عہدِ بیعت کو جس کی دس شرائط ہیں ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ تبھی ہم اپنی روحانی زندگی کے سامان کر سکتے ہیں اور تبھی ہم احیاءِ دین کے کام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدد ومعاون بن سکتے ہیں۔

(جماعت احمدیہ سپین کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی غرض وغایت کو سامنے رکھنے اور اپنے اندر پاک انقلاب پیدا کرنے کی اہم نصائح)

فیصل آباد (پاکستان) میں تین مخلص احمدیوں مکرم شیخ اشرف پرویز صاحب، مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب اور مکرم آصف سعید صاحب ابن مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب کی دردناک شہادت کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب۔ یہ شہداء ہمیشہ زندگی پانے والے ہیں۔ اس خاندان کی شہادتیں بھی انشاء اللہ رائیگاں نہیں جائیں گی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2/اپریل 2010ء بمطابق 2/شہادت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سپین کا جلسہ سالانہ اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ سالانہ آج دنیا کے ہر اس ملک میں جہاں جماعت احمدیہ کا قیام مضبوط بنیادوں پر ہو چکا ہے، ایک خاص امتیازی شان کا حامل بن چکا ہے۔ اور بڑے شوق سے مختلف ممالک کی جماعتیں اس کے انعقاد کی تیاری اور اہتمام کرتی ہیں۔ یہ اہتمام کیوں کیا جاتا ہے؟ کیا اس لئے کہ دنیاوی میلوں کی طرح ہر سال لوگ جمع ہو کر اپنی دلچسپی کے اور تفریح کے سامان کر لیں۔ یقیناً نہیں۔ کیونکہ گزشتہ تقریباً 120 سال کے تسلسل سے ان جلسوں کے انعقاد نے احمدیوں کی اکثریت پر یہ واضح کر دیا ہے کہ ہمارا دو یا تین دن کے لئے جمع ہونا زمانے کے امام کی اس خواہش کے احترام میں ہے کہ میرے ماننے والے ان دنوں میں ایک جگہ جمع ہو کر اللہ اور رسول کی باتیں سنیں۔ اور نہ صرف باتیں سنیں بلکہ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں۔ اور پھر اس لئے بھی احمدی اپنے دنیاوی کاموں کا حرج کر کے اس میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد بھی ہوتا ہے کہ ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 جدید ایڈیشن)

یعنی یہ جلسہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کی حالت کے اظہار کے لئے نہیں ہے۔ آپؑ کی اس شدید تڑپ کے لئے نہیں ہے کہ لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو کے اللہ اور رسول کی باتیں سنیں۔ یہ جلسہ صرف اس لئے نہیں منعقد کیا جا رہا یا کیا جاتا کہ آپ کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ کاش لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان لیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کریں۔ بلکہ فرمایا کہ اس کی بنیاد خالص تائید حق پر ہے۔ ویسے تو نبی کی ہر بات ہی اللہ تعالیٰ کی تائید لئے ہوئے ہوتی ہے اور اس پر عمل خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا بناتا ہے۔ ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بناتا ہے۔ لیکن جس بات کا خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو اس پر عمل اور اس کے لئے کوشش انسان کو عموم سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور انعاموں کو بطور خاص سمیٹنے والا بنا دیتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی تائیدات ساتھ ہوتی ہیں تو ایک معمولی کوشش کئی سو گنا انعاموں کا وارث بنا دیتی ہے۔ بلکہ لا انتہا انعاموں کا وارث بنا دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ تائید افراد کے ساتھ بھی ہے اور من حیث الجماعت، جماعت کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو خالص ہو کر امام زمان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جلسہ میں اس لئے شامل ہوئے ہیں تا کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں بھی پیدا کریں اور اسلام کے غلبہ کے اس تقدیر کا حصہ بھی بن جائیں جس کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت کے ذریعہ مقدر کیا ہوا ہے اور ان دنوں میں اس روحانی ماحول اور روحانی مائدہ جو مختلف تقاریر کی صورت میں پیش کیا جائے گا جس کی بنیاد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام پر ہی ہے اور جو خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات لئے ہوئے ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن جائیں۔ اللہ کرے کہ یہ مقصد ہمیشہ ہر جلسہ میں شامل ہونے والے کے پیش نظر رہے۔ کیونکہ یہی مقصد ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے جلسہ میں شامل ہونے کا فائدہ ہے۔ ورنہ آپ کا یہاں آنا، تقریریں سننا اور وقتی جوش دکھاتے ہوئے نعرے لگانا بے فائدہ ہے۔

پس ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہیں، استغفار کرتے رہیں، دُرود پڑھتے رہیں تا کہ اپنے اندر انقلاب پیدا کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم پھیلانے اور غالب کرنے میں حصہ دار بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا بہت سے جو اپنے دنیاوی کاموں کا حرج کر کے آتے ہیں ان کو کیا فائدہ کہ اپنا حرج بھی کیا اور دین بھی نہ ملا۔ پس ان دنوں میں اپنے وقت کا صحیح مصرف کریں، جس مقصد کے لئے آئے ہیں اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور جلسے کی برکات اور فیوض سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کریں۔ اگر اس بات کو ہر شامل ہونے والا جوان، بوڑھا، مرد، عورت سمجھ لے تو اس سے نہ صرف آپ کو فائدہ ہوگا بلکہ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح آہستہ آہستہ نیک فطرت لوگ اپنی دینی و دنیاوی بقا کے لئے اسلام کی آغوش میں آنا شروع ہو جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جس انقلاب نے آنا ہے وہ کسی تلوار یا سیاسی داؤ پیچ سے نہیں آنا بلکہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دعاؤں سے آنا ہے اور یہی انقلاب ہے جو دائمی انقلاب ہے۔ یہی انقلاب ہے جو کسی ایسی سازش کا شکار نہیں ہوگا کہ کسی طرح اور کب موقع ملے کہ اسلام کو اس ملک سے نکالا جائے۔ بلکہ لوگوں کی کوشش ہوگی تو یہ کہ کس طرح اسلامی تعلیم کو ہم اپنے اوپر لاگو کریں اور اپنی دنیا و عاقبت سنواریں۔

پس آپ لوگ جو چند سو کی تعداد میں اس وقت یہاں ہیں اور اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ کا نمونہ نیک ہو۔ آج ہر احمدی کے نمونے نے ہی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ہمارے وقت میں، اس زمانے میں، ترقی کی رفتار متعین کرنی ہے۔ جس قدر ہم

اپنے عملی نمونے دکھانے والے ہوں گے اور دعائیں کرنے والے ہوں گے، اس قدر جلد ہم احمدیت کی ترقی دیکھیں گے۔ انشاءاللہ۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اس ملک میں آنے کے راستے بھی ہمارے لئے کھولے۔ کہاں وہ زمانہ تھا کہ ایک شخص خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آیا جب حالات مکمل طور پر مخالف تھے۔ اسلام کا نام بھی چھپ کر لیا جاتا تھا کجا یہ کہ تبلیغ کی جائے۔ اس مجاہد احمدیت کو مالی لحاظ سے بھی جماعت کی کوئی مدد حاصل نہیں تھی۔ خود عطر بیچ بیچ کر اپنا گھر بھی چلایا اور مشن کے اخراجات بھی پورے کئے اور انتظام بھی چلایا۔ ایک شوق تھا، ایک جذبہ تھا جس کے تحت ہمارے پہلے مبلغ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفؔر نے کام کیا۔ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے، آخر کار اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق وہ زمانہ بھی آیا جب ان پابندیوں کا خاتمہ ہوا۔ افراد جماعت کو بھی یہاں آ کر آباد ہونے کا موقع ملا اور مبلغین کے آنے میں بھی آسانیاں پیدا ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک خوبصورت مسجد بنانے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ یہاں آنے والے اگر اپنے جائزے لیں تو ان کے دل گواہی دیں گے کہ باوجود یورپ کے باقی ملکوں کی نسبت معاشی لحاظ سے کم ترقی یافتہ ہونے کے، سپین میں آ کر آباد ہونے والوں کی اکثریت کے مالی حالات بہتر ہوئے ہیں۔ پاکستان کی نسبت ذہنی سکون یہاں میسر ہے۔ گو یورپ کے یہ ملک بعض اخلاقی برائیوں میں بڑھے ہوئے ہیں۔ بعض والدین کو اپنے بچوں کی دینی حالت کے بگڑنے کی یقیناً فکر ہے اور یہ جائز فکر ہے۔ لیکن اس لحاظ سے مَیں بات نہیں کر رہا۔ مَیں یہاں مذہبی آزادی کے لحاظ سے ذہنی سکون کی بات کر رہا ہوں۔ گو کہ اب یہاں یورپ کے بعض ملکوں میں بھی اس کے برعکس رجحان شروع ہو چکا ہے۔ اکثر ملکوں میں تو ابھی تک ایک لحاظ سے یہ مذہبی آزادی قائم ہے لیکن مذہبی پابندیوں کی ابتداء ہو چکی ہے۔ کہیں میناروں پر پابندی لگانے کی وجہ سے، کہیں حجاب پر پابندی لگانے کی وجہ سے۔ بہرحال فی الحال عمومی طور پر یہاں آزادی ہے۔ کسی حکومت یا قانون کی تلوار یہ کہہ کر نہیں لٹک رہی کہ تم اذان دو گے تو قید کر دیئے جاؤ گے یا کلمہ پڑھ کر توحید کا اعلان کرو گے تو جیل بھیج دیئے جاؤ گے۔ پس اس آزادی، سکون اور معاشی بہتری پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور شکرگزاری کرتے ہوئے جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جائیں۔ یہ دنیاوی ترقیات دین کو بھلانے والی نہ بن جائیں۔ دین سے دور لے جانے والی نہ بن جائیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم پر ہماری کسی خوبی اور صلاحیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اصل میں تو ہمیں یہ بتایا ہے کہ جن لوگوں کو دنیا والے کشکول پکڑانے کی سوچتے ہیں اللہ تعالیٰ خود اپنی جناب سے ان کے لئے اور ان میں سے اکثر غریبوں کے لئے بھی اور کم کشائش والے لوگوں کے لئے بھی وسعتیں عطا فرماتا ہے۔ پس ہر وقت یہ خیال دل میں رہنا چاہئے کہ جو خدا ہمیں اس طرح نوازنے پر قدرت رکھتا ہے وہ ہم سے ہمارے کسی ایسے عمل سے جو اسے پسند نہ ہو ہمارے لئے ناراضگی کا اظہار بھی کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی ایسی ہے جس کا کوئی انسان مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس ہمیشہ جائزے لیتے رہیں۔ یہ دنیاوی سہولتیں اور آسائشیں اور کشائش جو ہمیں میسر ہیں وہ کہیں دین سے اور خدا سے دُور لے جانے کا ذریعہ تو نہیں بن رہیں؟ اگر بن رہی ہیں تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ بہت خوف کا مقام ہے۔ پس دنیاوی لحاظ سے بھی ترقی کی طرف اٹھنے والا ہر قدم ہمیں دین میں ترقی کی طرف لے جانے والا ہونا چاہئے۔ جب یہ سوچ ہو گی اور اس کے مطابق ہمارے عمل ہوں گے تو ہمارا اٹھنے والا ہر قدم ہمارے اپنے اندر بھی ایک انقلاب پیدا کر رہا ہو گا اور ہمارے ماحول میں بھی انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ وہ انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ بنے گا جس کا گزشتہ تقریباً آٹھ سو سال سے اس ملک کے لئے خاص طور پر ہم انتظار کر رہے ہیں۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک حدیث کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی ایک فکر کے بارہ میں بتایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھے تمہارے لئے یہ فکر نہیں کہ تمہارا غربت و افلاس کس طرح دور ہو گا۔ مجھے یہ فکر نہیں کہ میری اُمّت کو کشائش ملے گی بھی کہ نہیں۔ یہ چیزیں تو تمہیں ایک وقت میں مل ہی جائیں گی۔ لیکن اس دنیاوی دولت کے ملنے کی وجہ سے جو اصل فکر مجھے لاحق ہے وہ یہ ہے کہ تم اس دولت میں ڈوب کر، کشائش میں ڈوب کر، دنیا کی آسانیوں میں پڑ کر دوسری قوموں کی طرح ہلاک نہ ہو جانا۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد والرقاق باب الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر حدیث نمبر 7319)

اب دیکھیں بعض عرب ملکوں کی تیل کی دولت نے انہیں دین سے دور کر دیا ہے۔ کہنے کو تو اسلام کے علمبردار ہیں لیکن ان کے عمل انہیں اس سے دُور لے گئے ہیں۔ اور اسلام سے اس دوری کا اثر ان لوگوں پر بھی پڑتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے عرب سے اور خاص طور پر سعودی عرب کے لوگوں سے جو کچھ اسلام سیکھنا ہے وہی اصل اسلام ہے۔

نائیجیریا میں ایک صاحب نائیجیرین مسلمان جو احمدی نہیں تھے، حج کر کے آئے لیکن پھر بھی شراب نہ چھوڑی۔ اس پر ایک احمدی نے انہیں کہا کہ اب آپ حاجی ہو گئے ہیں اب تو خدا کا خوف کریں اور شراب چھوڑ دیں۔ کہنے لگے تم کونسا اسلام مجھے سکھا رہے ہو۔ مَیں نے تو سعودی عرب میں بھی شراب دیکھی ہے اور لوگوں کو مسلمانوں کو پیتے بھی دیکھا ہے۔ بلکہ مکّہ کے ماحول میں بھی مَیں نے بعض عرب مسلمانوں کو شراب پیتے دیکھا ہے۔

پس یہ آنحضرت ﷺ کی اس فکر کی تصدیق ہے جو ایک لحاظ سے پیشگوئی تھی کہ دولت آنے سے میری اُمّت ہلاک نہ ہو جائے۔ یہ شراب جسے اُمّ الخبائث بھی کہتے ہیں، یعنی برائیوں کی ماں، جسے آنحضرت ﷺ نے اللہ کے حکم سے جب منع فرمایا تو مدینے کی گلیوں میں یہ پانی کی طرح بہنے لگی کیونکہ صحابہؓ نے ایک ہی وقت میں، بغیر کسی چوں چرا کے اپنے تمام شراب کے مٹکے توڑ دیئے۔ (مسلم کتاب الاشربہ باب تحریم الخمر وبیان انھا تکون من عصیر العنب...... حدیث نمبر 5025-5024)

لیکن آج ایک افریقن حج پر اپنے گناہوں سے پاک ہونے کے لئے جاتا ہے تو ایک گناہ کو کرتے چلے جانے کا اجازت نامہ لے کر آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہلاکت ہو گی۔ دولت کی وجہ سے مسلمانوں کی جوان برائیوں میں مبتلا ہیں انتہائی مکروہ حالت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو اِثْمٌ کَبِیْرٌ کہا ہے۔ یعنی ایسا بڑا گناہ جو بار بار گناہ کرنے پر ابھارتا ہے اور نیکیوں سے روکتا ہے اس میں مبتلا ہونا ان کی ہلاکت کا باعث ہے۔ پس شراب اور جُوا وغیرہ جو ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے جوئے کو بھی شراب کے ساتھ بیان فرما کر اِثْمٌ کَبِیْرٌ فرمایا ہے۔ یہ برائیاں مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہیں۔ بلکہ ہر ایک کی تباہی کی بنیاد ہیں۔ کیونکہ یہ دین سے دُور لے جانے والی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والی ہیں اور جب انسان خدا تعالیٰ سے دُور چلا گیا تو پھر اپنے اوپر ہلاکت سہیڑ لی۔ پس ان ملکوں میں جہاں شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے۔ جہاں ہر دکان پر، ہر ریسٹورنٹ پر، ہر پٹرول سٹیشن پر شراب ملتی ہے اور جوئے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں اور یہ چیزیں پھر ترقی کی نشانی سمجھی جاتی ہیں احمدیوں کو بڑا پھونک پھونک کر چلنے کی ضرورت ہے اور نہ صرف اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچانا ہے بلکہ اپنی نسلوں کی، اپنے بچوں کی خاص طور پر ان کی جو نوجوان ہیں، نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہیں، حفاظت کرنی ہے۔ ان چیزوں کی، ان برائیوں کی اہمیت ان پر واضح کرنی ہے۔ جوئے کی عادت کھیل کھیل میں پڑ جاتی ہے اور پھر یہ ایک ایسا نشہ ہے کہ جو اس میں مزید مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔ پھر انسان اس برائی میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ اِکّا دکّا احمدیوں میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں۔ لیکن غیر احمدیوں میں تو بہت سے ایسے ہیں جوان برائیوں میں ایسے پڑے ہیں کہ اس کو اب برائی سمجھتے ہی نہیں۔ اور یورپ کے ماحول میں ڈھل کر اپنے گھروں میں بھی شرابوں کی علیحدہ الماریاں بنائی ہوئی ہیں۔ شرابیں ان میں سجا کر رکھتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے تو ایسے تمام لوگوں پر لعنت ڈالی ہے جو شراب بناتے ہیں، شراب رکھتے ہیں، شراب پلاتے ہیں یا پیتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الاشربہ باب العنب یعصر للخمر حدیث نمبر 3674) کس قدر خوف کا مقام ہے۔ پس جب مَیں احمدیوں سے یہ کہتا ہوں کہ تم نے کسی ایسی جگہ پر نوکری نہیں کرنی، کام نہیں کرنا جہاں شراب پلانے کا کاروبار بھی ہوتا ہو تو یہ اس لئے ہے کہ یہ چیز ہلاک کرنے والی ہے۔ ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ غیر مسلموں کے ریسٹورنٹ یا کاروبار اس لئے چل رہے ہیں کہ انہوں نے شراب بھی وہاں رکھی ہوئی ہے یا بعض مسلمان جن کو کسی چیز کی پرواہ نہیں وہ اس لئے اپنے ریسٹورنٹ چلا کر دولت کما رہے ہیں کہ وہاں شرابیں بھی بکتی ہیں اور سؤر بھی بکتا ہے تو ایسی دولت جو ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہو ان کو مبارک ہو۔ ہمیں تو ایسا طیّب اور پاک رزق چاہئے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہو۔ اِن لوگوں کی تو دین کی آنکھ اندھی ہے اور پیشگوئی کے مطابق ان کو دنیاوی آسائشوں کی فراوانی ہونی تھی اور ہونی ہے۔ لیکن ایک حقیقی مسلمان کا تو مطمحِ نظر دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ اسلام کے علاوہ ہر دین روحانی طور پر مردہ ہو چکا ہے۔ وہ اگر کوئی ایسا کام کرتے ہیں تو ان کی آج کل کی مروّجہ دینی تعلیم کے مطابق کوئی برائی نہیں ہے یا اگر برائی ہے بھی تو ان کو اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ اس کے نتائج کیا ہوتے ہیں۔ اگر کسی کے اپنے اعمال نجات کا ذریعہ نہیں بنتے تو نیکی اور برائی کے معیار بھی بدل جاتے ہیں۔ آج اسلام ہی ہے جو زندہ خدا کا تصور پیش کرتا ہے۔ اسلام ہی ہے جو قیامت تک دائمی نجات کا راستہ دکھانے والا مذہب ہے۔ اسلام کا خدا ہی ہے جو اسلام کی زوال کی حالت میں بھی تجدید دین کے لئے اپنے فرستادے بھیجنے کا وعدہ فرماتا ہے، تسلی دلاتا ہے اور بھیجتا ہے۔

آج اسلام کا خدا ہی ہے جس نے ایمان کو ثریا سے زمین پر لانے کے لئے مسیح موعود اور مہدی مُوعود کو بھیجا ہے اور آج اسلام کا خدا ہی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپؑ کی خلافت کے نظام کو جاری فرمایا۔ وہ نظام جو دائمی نظام ہے اور جو مومنین کی جماعت کو ایک لڑی میں پرونے کے لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ ہر فرد کی روحانی خوبصورتی نظر آئے۔ تا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے ہر وقت راہنمائی کی کوشش ہوتی رہے۔

پس مسلمانوں کا دین تو زندہ دین ہے۔ ہمیشہ قائم رہنے والا دین ہے اور اس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ بھی فرمایا ہے۔ یہ وہ زندہ دین ہے جس کے غلبہ کا خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ پس اگر کوئی مسلمان دین سے دُور جاتا ہے تو وہ اپنی دنیا و عاقبت خراب کرتا ہے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے ترقی کرنی ہے انشاءاللہ اور کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ پس ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، ہم جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور امام الزمان کے ساتھ کئے گئے عہد بیعت کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ان کا مقصود دنیا نہیں بلکہ دین ہے اور ہونا چاہئے ورنہ تو اس بیعت کا کوئی فائدہ نہیں۔

اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس دین نے، اسلام نے تو ترقی کرنی ہے۔ احمدیت نے تو انشاءاللہ تعالیٰ غلبہ کے دن دیکھنے ہیں۔ اسلام تو زندہ دین ہے۔ اس نے تو کبھی نہیں مرنا۔ لیکن جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو اس دین کی تعلیم کو بھولے گا وہ ہلاک ہو گا۔ وہ اپنی بربادی کی طرف جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مجھے اسلام کی فکر ہے۔ بلکہ آپؐ کو اس آخری دین کی یہ فکر تھی کہ یہ تمہارے عملوں کی وجہ سے دنیا سے نابود نہ ہو جائے۔ یہ تو الٰہی وعدہ ہے اور اس پر آپ ﷺ کو کامل یقین تھا کہ جو بھی حالات ہوں آخری فتح انشاءاللہ تعالیٰ اسلام

کی ہی ہے۔اس لئے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو، اُمّت کے افراد کو یہ تنبیہ فرمائی کہ تم کہیں آسائش اور آرام اور دولت دیکھ کر دین سے دُور ہو کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال دینا۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہ تو دولتمند ہوتے ہوئے بھی دین کو مقدم رکھتے تھے۔ دنیا کمانے کے باوجود بھی دین مقدم ہوتا تھا۔ اپنی دولت دین کی راہ میں بے انتہاء خرچ کرتے تھے۔ انہوں نے انتہائی تنگی اور کسمپرسی کی حالت بھی دیکھی اور ایسی کشائش بھی دیکھی کہ جب فوت ہوتے تھے تو کروڑوں کی جائیدادیں ان کی ہوتی تھیں اور ان کے پاس اتنا مال ہوتا تھا کہ وہ ان کے ورثاء میں بھی کروڑوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ انہوں نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو بے دریغ خرچ کیا۔ انہوں نے بخل اور کنجوسی کے ساتھ اور پیسے جوڑ کر یہ جائیدادیں نہیں بنائی تھیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے تھے۔ ان کی تجارتوں میں برکتیں پڑیں۔ انہوں نے دین کا خوب خوب حق ادا کیا پس ہمیں یہ نمونے اپنے سامنے رکھنے چاہئیں۔ ہمیں بھی یہ نمونے دکھانے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ تبھی ہم اوّلین سے ملنے کے انعام کے تسلسل کو قائم رکھ سکتے ہیں، تبھی ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں۔

سپین میں رہنے والے احمدی یاد رکھیں کہ آپ اس ملک میں رہتے ہیں جہاں ایک زمانے میں مسلمان حکومت بھی تھی اور مسلمانوں کی اکثریت بھی تھی۔ جہاں آج بھی سینکڑوں سال گزرنے کے بعد بھی عظیم الشان عمارات محلات اور مساجد میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے الفاظ کندہ نظر آتے ہیں۔ لیکن یہی وہ ملک ہے جہاں مسلمانوں کے دنیا میں پڑنے اور دین کی اصل بھلا دینے اور اس سے غافل ہو جانے کی وجہ سے قدم قدم پر ان کی داستان عبرت بکھری پڑی ہے۔ ایک وقت تھا کہ عیسائی بادشاہ اور شہزادے اپنی حکومتوں کے استحکام کے لئے مسلمانوں سے مدد کے خواہاں ہوتے تھے۔ باوجود مسلمانوں کے لئے دلوں میں بغض اور کینے اور دشمنیاں رکھنے کے اپنے مقصد کے حصول کے لئے اپنی تمام تر عزتوں کو بالائے طاق رکھ کر مسلمان بادشاہوں کے دربار میں حاضر ہو جاتے تھے۔ عیسائی مؤرخین بھی یہ لکھنے پر مجبور ہیں۔ دنیاوی لحاظ سے بھی مسلمان بادشاہ اس کرّ وفر سے رہتے تھے کہ عیسائی بادشاہ، شہزادے ان کے تخت و تاج اور جاہ و حشمت کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ لیکن جب یہ سب کچھ آپس کی لڑائیوں میں بدل گیا جب مقصود صرف اور صرف دولت بن گیا اور اقتدار اور لہو ولعب ہو گیا تو یہ سب کچھ الٹ ہو گیا۔ اور مسلمان بادشاہ عیسائی بادشاہوں کی پناہ گاہیں تلاش کرنے لگ گئے اور پھر دنیا نے یورپ کے اس مسلمان ملک سے مسلمانوں کا خاتمہ اور ان کی ذلت اور رسوائی بھی دیکھی۔

لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری فتح اسلام کی ہے اور اس کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور یہی کام آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کے سپرد ہے۔ یہ احیائے دین کا کام ہی ہے جس نے ہمیں بھی ہمیشہ کی زندگی بخشنی ہے۔ اگر ہم دنیا کی ہوا و ہوس میں پڑ گئے اور ان ملکوں میں آ کر ہمارا کام صرف دنیا ہی رہ گیا تو یہ اس عہدِ بیعت کے بھی خلاف ہے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے جو عہد کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں ہم سے پوچھے گا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل: 35) اور اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ ہر عہد کے متعلق یقیناً جواب طلبی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بیشک وسیع تر ہے اور اس کے تحت وہ جس سے چاہے رحم کا سلوک فرماتا ہے، فرما سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو کبھی دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اگر وہ چاہے تو ہر ہر عہد کے بارہ میں سوال کرے گا کہ کیوں اسے پورا نہیں کیا گیا۔ اگر ہم اپنے جائزے لیں تو انسان خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو عہد بیعت باندھا ہے اس کو پورا کرنے والے بھی ہیں؟ اگر شرائط بیعت کو دیکھیں تو ان کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق کی ادائیگی کرنی ہے اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرنی ہے۔ ہمیشہ یہ باتیں ہمارے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ پر درُود بھیجنا ہے اور آپ کے غلام صادق کے ساتھ کامل اطاعت کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ رکھنی ہے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ پس اس عہدِ بیعت کو جس کی دس شرائط ہیں ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ تبھی ہم اپنی روحانی زندگی کے سامان کر سکتے ہیں اور تبھی ہم احیاء دین کے کام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ممد و معاون بن سکتے ہیں۔ بعض دفعہ انسان اپنی ذاتی مصروفیات میں پڑ کر اپنی ترجیحات اور ضروریات کی وجہ سے مستقل مزاجی سے دین کے معاملات کی طرف اس طرح توجہ نہیں دے سکتا جس طرح اس کا حق ہے۔ اور یہ انسانی فطرت بھی ہے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً اس عہد کی جگالی کرتے رہنا چاہئے۔

سپین میں رہنے والے احمدیوں کو تو جیسا کہ مَیں نے کہا قدم قدم پر ایسے نشانات ملتے ہیں جو انہیں ماضی کے دریچوں میں جھانکنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور توجہ دلاتے ہوئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ہر بڑی سڑک پر شہروں کے نام اور یہ شہر اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ جگہیں بھی کبھی اسلامی شان و شوکت کے گہوارے ہوا کرتی تھیں۔ لیکن مسلمانوں کو دولت کی ہوس، آپس کی سیاست اور دھوکے بازیوں، لہو ولعب اور عیاشیوں میں پڑنے کی وجہ سے قصۂ پارینہ بننا پڑا اور وہ پرانے قصے بن گئے۔ اور ایک مسلمان ملک مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ آج اس کھوئی ہوئی عزت و عظمت کو جماعت احمدیہ نے قائم کرنا ہے انشاء اللہ۔ اس کے لئے آنحضرت ﷺ کے حقیقی غلام بن کر دکھانے کی ضرورت ہے۔ اسلام کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کی ضرورت ہے جو محبت، پیار اور بھائی چارے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ادا کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے اور یہ حالت اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب اپنے مقصد پیدائش کو سمجھیں گے۔ ہر احمدی مرد، عورت، بچہ، بوڑھا اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے کہ مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) کہ یعنی مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور جب اس مقصد کے حصول لئے عبادت کے معیار طے ہونے شروع ہو جائیں گے تو پاک تبدیلیاں بھی پیدا ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اپنی روحانی زندگی کے بھی سامان ہوں گے اور دوسرے کی روحانی زندگی کے لئے بھی کوشش ہو رہی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

’’چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصل غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ واری ان کے لئے نہیں رہتی‘‘۔

فرمایا ’’وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے‘‘۔ کیا خوبصورت الفاظ میں نصیحت فرمائی ہے کہ اس بات کو سمجھ کر کہ زندگی کا مقصد کیا ہے عبادات میں جو سستیاں ہیں ان کو ترک کر دو اور عبادات کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ ’’موت کا اعتبار نہیں ہے۔ .... تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہارا مقصود بالذات نہ ہو۔ مَیں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست، ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے مَیں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو‘‘۔ پوری کوشش سے کرو۔ ’’حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا‘‘۔ اگر اپنے کاروبار میں اپنے کام میں پوری طرح توجہ نہیں دے رہے تو تب بھی تم پوچھے جاؤ گے۔ ’’پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جاوے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو، اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو‘‘۔

کیا اللہ تعالیٰ کی رضا اس میں ہو سکتی ہے کہ کوئی غیر شرعی کام کیا جائے؟ سؤر اور شراب کے کام میں ملوث ہوا جائے؟ ہرگز نہیں۔ پس یورپ میں رہنے والے ہر احمدی کو اس بنیادی نکتے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا ’’اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض اور جذبات کو مقدم نہ کرنا‘‘۔ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کو دیکھنا ضروری ہے‘‘۔ (الحکم جلد 5 نمبر 29 مورخہ 10/اگست 1901ء صفحہ 2)

پس آپ سب اس مقصد کے حصول کی ٹریننگ کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر اپنی عبادات کی طرف توجہ دیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ جو نصائح اور علمی تقاریر کی جائیں ان سے صرف وقتی طور پر فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ اپنے عہد کی تجدید کرتے ہوئے اپنی حالتوں میں انقلاب لانے کی طرف قدم بڑھائیں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو زندگی کا لازمی حصہ بن جائیں اور جب یہاں سے واپس لوٹیں تو گھروں میں جا کر بھی یہ احساس قائم رہے کہ ہم اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کر کے لوٹے ہیں۔ یہ بھی دعا کریں کہ ان ممالک کے جو حالات ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے ذکر کیا ہے ان کی وجہ سے ہمیں کہیں اور ہجرت نہ کرنی پڑے۔ ہجرت کی ضرورت بھی ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وطن میں ہی ہو جہاں آزادی سے ہم اپنے دین پر عمل بھی کر سکیں اور اس کو پھیلا بھی سکیں۔

اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ہر وقت اپنے مقام کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا دعاؤں اور درُود کی طرف توجہ دیتے رہیں۔

جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مراکو سے بھی ایک وفد یہاں آیا ہوا ہے۔ انہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے ہم وطنوں کا حق اس صورت میں ادا ہو سکتا ہے جب ہم ان کے سامنے اپنے ایسے نمونے پیش کریں گے جو ان کے لئے کشش کا باعث ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پاکستان میں ایک ظلم کا واقعہ ہوا ہے۔ اس وقت اس کے بارہ میں بھی مَیں کچھ بیان کروں گا۔ ایک انتہائی افسوسناک خبر ہے۔ انتہائی ظالمانہ کام ہوا ہے جس کی ابھی کل رات کو اطلاع آئی ہے کہ کل جمعرات کو پاکستانی وقت کے مطابق رات تقریباً دس بجے فیصل آباد کے شیخ اشرف پرویز صاحب اور شیخ مسعود جاوید

صاحب جو شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کے بیٹے تھے اور آصف مسعود صاحب کو جو شیخ مسعود جاوید صاحب کے بیٹے تھے ان تین احمدی احباب کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ان کی دکان مراد کلاتھ ہاؤس اور مراد جیولرز کے نام سے تھی ریل بازار فیصل آباد میں۔ یہ رات کو دکان بند کر کے گاڑی میں جا رہے تھے کہ فیصل ہسپتال کے قریب جب ایک جگہ پہنچے تو وہاں موجود چار پانچ افراد نے ان کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں تینوں افراد شدید زخمی ہوئے اور ہسپتال جاتے جاتے شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اشرف پرویز صاحب کی عمر 60 سال تھی اور ان کے چھوٹے بھائی مسعود جاوید صاحب کی عمر 57 سال تھی۔ جبکہ شیخ مسعود جاوید صاحب کے بیٹے آصف مسعود کی عمر 24 سال تھی اور آصف مسعود بھی شادی شدہ تھے ان کی بالکل ایک سال کی عمر کی ایک بیٹی ہے۔ اشرف پرویز صاحب کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ بیٹوں میں سے ایک بیٹا 27 سال کا وہ بھی شادی شدہ ہے اور دوسرا چھوٹا بیٹا 22 سال کا ہے جو غیر شادی شدہ ہے۔

اسی طرح شیخ مسعود جاوید صاحب کے پسماندگان میں ان کی دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں اور بیٹے بھی شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹا تو شہید ہو گیا، دوسرے ان سے بڑے بیٹے ہیں وہ بھی شادی شدہ ہیں۔ شیخ بشیر احمد صاحب جن کے شہداء میں سے دو بیٹے تھے اور ان کے آگے ان کا پوتا، یہ بہت مخلص احمدی تھے۔ ان کی والدہ زینب بی بی صاحبہ شیخ مراد بخش صاحب کی اہلیہ تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ قادیان سے ان کا تعلق تھا اور آپ کے کہنے پر ہی وہ گھر میں خواتین کے لئے کپڑے لے کر آیا کرتی تھیں تاکہ ان کو بازار نہ جانا پڑے اور خاندان میں بیعت بھی سب سے پہلے زینب بی بی صاحبہ نے کی تھی۔ ان کے خاوند مراد بخش صاحب بعد میں احمدی ہوئے تھے اور تقسیم ہند کے بعد (پاکستان بننے کے بعد) انہوں نے ریل بازار فیصل آباد میں دکان کھولی۔ 1974ء میں ان کو بڑا شدید نقصان ہوا۔ ان کی دکان جلا دی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر فضل فرمایا اور کپڑے کی دکان کے ساتھ ساتھ ان کے بچوں نے جیولری کی دکان بھی کھول لی۔ ان کا، خاص طور پر شیخ اشرف پرویز صاحب کا بڑا اخلاص کا تعلق تھا اور اپنے والد کی نیکیوں کو جاری رکھنے والے تھے۔ پاکستان میں تو پتہ نہیں ان کا جنازہ کس وقت ہوگا لیکن بہرحال مَیں ان کی نماز جنازہ غائب ابھی نمازوں کے بعد انشاء اللہ پڑھاؤں گا۔

فیصل آباد میں خاص طور پر گزشتہ کچھ عرصے سے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یا اغوا کر کے تاوان لیا جاتا ہے یا شہید کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ پاکستان میں درجنوں لوگ تو بلا مقصد مر رہے ہیں اور ان لوگوں کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ جو اُن کی موتیں ہو رہی ہیں یہ کس ظلم کی پاداش میں ہیں۔ اسی ظلم کی پاداش میں ہیں جو احمدیوں سے روا رکھا جا رہا ہے۔ ان ظالموں کو پتہ ہونا چاہئے کہ احمدی اگر شہید ہو رہے ہیں تو وہ کسی مقصد کی خاطر شہید ہو رہے ہیں اور ہر شہادت، شہید کے خاندان کا مقام بڑھانے والی بھی ہے اور جماعت کی ترقی کا باعث بننے والی بھی ہوتی ہے۔ یہ شہداء ہمیشہ زندگی پانے والے ہیں۔ دشمن سمجھتا ہے کہ ان کو مار دیا حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ ان لوگوں کو تو مقام حاصل ہو گیا اور خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی یہ زندگی پانے والے ہو گئے۔ ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہو گئے۔

اس خاندان کی شہادتیں بھی انشاء اللہ رائیگاں نہیں جائیں گی اور ہر شہادت رنگ لائے گی۔ لیکن اس کے ساتھ میں پاکستان کے احمدیوں کو بھی کہتا ہوں خاص طور پر جو معروف احمدی ہیں کہ بعض حساس علاقوں میں جہاں دشمنی زیادہ ہے اپنے علاقے میں اپنے آنے جانے کے اوقات میں بھی احتیاط کریں۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے درجات بلند فرماتا رہے اور ان سے بے انتہا رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے جو پسماندگان ہیں ان کو بھی صبر جمیل دے اور ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ پاکستان میں ہر احمدی کو ہر جگہ اپنی حفاظت میں رکھے۔

بقیہ: رپورٹ الفضل ربوہ بابت شہدائے لاہور، از صفحہ اوّل

(بقیہ … از صفحہ اوّل)

والے ۲ دہشت گردوں کو ابتدائی تحقیقات کے لئے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ دارالذکر میں مکرم و محترم منیر اے شیخ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور اور مکرم و محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب سمیت ۱۶۸ احباب شہید اور زخمی ہونے والوں کی تعداد ۸۹ سے زائد ہے۔ سینکڑوں افراد نے دارالذکر کے تہہ خانے، باتھ رومز اور مختلف کمروں میں چھپ کر جانیں بچائیں۔ پولیس نے تقریباً شام ساڑھے پانچ بجے آپریشن مکمل کر کے کنٹرول سنبھال لیا۔ زخمی افراد کو میو ہسپتال، سروسز ہسپتال اور شہر کے کئی ہسپتالوں میں رکھا گیا۔ خدام ان ہسپتالوں میں کثیر تعداد میں پہنچ گئے اور زخمیوں کو خون کا عطیہ دیا۔ پولیس کو ۳ خودکش حملہ آوروں کے سر مل گئے جبکہ دیگر ہلاک ہونے والے دہشت گردوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔ دارالذکر اور مسجد نور کے مین ہال کا نقشہ ان حملوں کے بعد بہت خراب اور جنگ کے بعد ہونے والی تباہی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جا بجا خون، انسانی جسم کے اعضاء، بکھری ہوئی کرسیاں بلاسٹ کی وجہ سے کھڑکیاں دروازے اور پنکھے وغیرہ تباہ ہو گئے۔ احمدیہ مساجد پر دہشت گردی کے ان حملوں پر ملکی غیر ملکی سرکردہ شخصیات نے شدید مذمت کی ہے اور دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ دھماکوں سے درجنوں گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ گردو نواح کی متعدد عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے درجنوں دکانیں اور مکان متاثر ہوئے۔ زخمیوں میں ۲ پولیس افسر بھی شامل ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

شہداء کی میتیں ربوہ لائی گئیں۔ لاہور میں انتظامیہ کی مکمل کارروائی کے بعد رات بارہ بجے کے بعد میتیں ورثاء کے حوالے کی گئیں۔ ۲۹ مئی کو نماز فجر سے کچھ دیر قبل شہداء کی میتیں ربوہ پہنچنی شروع ہوئیں۔ صبح پونے چھ بجے ۱۴ شہداء کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور ان کی تدفین قبرستان عام میں کی گئی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ۱۲ پھر مزید ۶ شہداء کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔

میت جب ربوہ پہنچتی تو دفاتر مجلس انصار اللہ پاکستان کے نچلے ہال میں رکھی جاتی جن کے ساتھ تابوت نہیں ہوتا۔ ان کو تابوت فراہم کیا گیا جن کی کافی تعداد ساتھ کے لان میں خدام نے تیار کر رکھی تھی اور ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ تیاری بھی کی جاتی رہی۔ ہال میں تین لائنیں چارپائیوں کی لگائی گئیں جن کے نیچے اور سائیڈز پر کثرت سے برف کے بلاکس رکھے گئے تھے تاکہ جو ضروری انتظار ہے وہ کیا جا سکے اور کوئی تکلیف دہ صورتحال سامنے نہ آئے۔

سینکڑوں خدام دفاتر انصار اللہ قبرستان عام میں ہمہ وقت ڈیوٹیوں پر رات سے موجود رہے۔ ۲۸ مئی کو نماز مغرب کے بعد ہی ربوہ کے خدام نے ۹۰ سے زائد قبروں کی کھدائی اور تیاری کا کام مکمل کر لیا تھا۔ نماز جنازہ کے بعد میتیں بذریعہ ایمبولینس قبرستان عام پہنچائی گئیں۔ لیکن اس سے قبل ہال میں ہی ورثاء کے لئے شہداء کے آخری دیدار کا بھی انتظام کیا گیا۔ خدا پر ایمان رکھنے والے صابر اور خدا کی رضا پر راضی رہنے والے ورثاء نے بڑے وقار اور احترام کے ساتھ دیدار کیا۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ سینے غم سے بھرے ہوئے تھے۔ مگر زبانیں ذکر الٰہی اور درود شریف میں مصروف تھیں۔ مرد حضرات اور مستورات نے باری باری قطار میں اپنے شہداء کا دیدار کیا۔ اس صدمہ کی وجہ سے سارے ربوہ کے بازار بند اور گلیاں سنسان اور سوگوار منظر پیش کر رہی ہیں۔ مگر ہمارا احتجاج انسانوں کے سامنے نہیں خدا کے سامنے ہے۔ دس بج کر بیس منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب موصوف نے ہی مزید ۶ شہداء کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 12:15 پر میاں صاحب نے ۹ مزید جنازے پڑھائے۔ اس طرح دوپہر ایک بجے تک ۴۱ شہداء کی تدفین کی گئی۔

نماز جنازہ کے بعد ہر شہید کا نام لے کر اس کے ورثاء کو بلا لیا جاتا اور وہ ساتھ ہی قبرستان عام میں تشریف لے جاتے جہاں تدفین کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ دُعا کراتے۔

اللہ تعالیٰ شہید ہونے والے جملہ احباب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ زخمیوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ سب پسماندگان اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ صدمہ صبر و حوصلے سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (روزنامہ الفضل ربوہ، ۳۱ مئی ۲۰۱۰)

☆☆☆

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

”اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں“

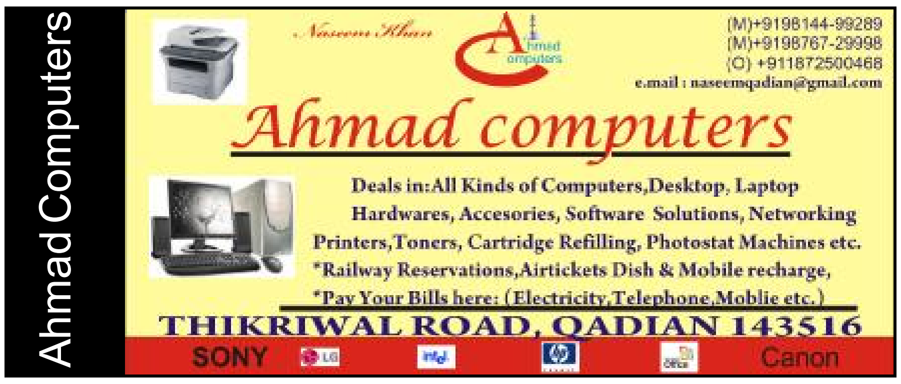

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

سانحہ لاہور اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات......ایک جائزہ

(مکرم محمد یوسف انور صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

مورخہ ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء بروز جمعہ پاکستان کے شہر لاہور میں عین خطبہ جمعہ کے موقعہ پر ایک نہایت افسوسناک ، المناک و دلدوز سانحہ پیش آیا۔مختلف ذرائع ابلاغ کی خبروں کے مطابق دو احمدی مساجد ماڈل ٹاؤن بیت النور اور گڑھی شاہو (دارالذکر) میں دہشت گردانہ حملے کئے گئے اور اندھا دُھند فائرنگ کی گئی ہینڈ گرنیڈ پھینکے گئے ،خودکش حملے کئے گئے جس سے کم وبیش سو معصوم احمدی افراد شہید اور ڈیڑھ سو کے قریب زخمی ہوگئے جن میں بعض کی حالت انتہائی نازک بتائی جاتی ہے۔

رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ منصوبہ بند طریقے سے یہ مذموم کاروائی کی گئی ہے۔اس بربریّت اور انسانیت سوز واقعہ سے بین الاقوامی جماعت احمدیہ کو خصوصًا اور عالم انسانیت کو عمومًا بہت دُکھ رنج اور افسوس ہوا ہے۔اس المناک واقعہ پر جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۸ مئی کو مسجد بیت الفتوح لندن میں بین الاقوامی جماعت احمدیہ کے افراد کو ہمت، حوصلہ اور صبر کرنے اور خدا کے حضور دعا کرنے کی تحریک فرمائی اور مخالفین احمدیت کو متنبہ کیا کہ ابتداء دنیا سے شیطان نے تکبر سے کام لیا اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ انبیاء کے مقابل پر شیطان ہمیشہ اپنے مذموم مقاصد اور منصوبے میں نامراد و ناکام رہا ہے اور انشاء اللہ اس دَور میں بھی وہ ناکام و نامراد رہے گا اور ذلیل ورسوا ہوگا۔

فرمایا:اس کائنات کا ایک خالق و مالک خدا ہے ،وہ ضرور اس المناک سانحہ کا بدلہ لے کر رہے گا، ہم اس معاملہ کو خدا کے سپرد کرتے ہیں۔

اب ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام جو مئی ۱۹۰۷ء کا ہے تحریر کیا جاتا ہے۔

فرمایا: چند دن ہوئے مجھ کو الہام ہوا تھا کہ:

”لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی“

اِس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی لاہور بھیج کر پچھوایا بھی تھا کہ وہاں کے دوستوں کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا کہ چند دن کے بعد پُورا ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۶۱۱)

انہی دنوں میں حضورؑ کو الہام ہوا جس کا مفہوم یہ تھا کہ :

”میں تیرے صبر سے خوش ہوا ہوں اور تیرا صبر مجھے پسند ہے۔“ (تذکرہ صفحہ ۶۷۲)

یہ الہام ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کو ہوا تھا

اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے درس سورۃ الغاشیہ آیت ۴ تا ۷ کو درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔فرمایا کہ:

”حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ابھی کیا ہے ابھی وہ دن آئیں گے جب کہ لوگ کہیں گے کہ لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا“ (ضمیمہ اخبار الفضل ۱۹۱۴ء)

حاشیہ میں لکھا ہے کہ: لاہور کی تباہی کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں تذکرہ صفحہ ۶۷۶ میں شائع ہوچکی تھی وہ یہ ہے ”لاہور کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اس کی سرزمین میں ایسے اجزاء ہیں کہ اس میں طاعونی کیڑے زندہ نہیں رہ سکتے لیکن وہاں بھی طاعون نے آن ڈیرا ڈالا ہے۔ابھی لوگوں کو معلوم نہیں ہے لیکن سالہا سال کے بعد لوگ دیکھیں گے کہ کیا ہوگا۔کئی لوگ اور دیہات بالکل تباہ ہوجائیں گے۔دُنیا سے اُن کا نام ونشان مٹ جائے گا اور اُن کے آثار تک باقی نہ رہیں گے لیکن یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۳ تاریخ ۱۷/ ۲۴ سن ۱۹۰۴)

یاد رہے کہ حضورؑ کے الہامات کئی بار مختلف رنگوں میں پورے ہوتے رہے اور ہورہے ہیں۔پس ان لہامات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ پاکستان میں ہونے والے ان المناک اور افسوسناک واقعات پر خدا تعالیٰ ضرور اپنی قہری تجلی دکھائے گا اور ان تمام اسلام احمدیت مخالف شرپسند عناصر کو چُن چُن کر اپنے غضب کی لپیٹ میں لے گا جیسا کہ اس سے پہلے خدا تعالیٰ ایسے عناصر کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔اب وہ وقت دُور نہیں، خدا کی بارگاہ میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ اس مرتبہ یہ مخالفین شرپسند عناصر کا جماعت پر سب سے بڑا حملہ تھا لیکن اللہ کے فضل سے جماعت نے پہلے بھی صبر کا دامن نہیں چھوڑا ہے اور نہ آئندہ چھوڑے گی۔

یہ شہادت تیرے دیکھتے دیکھتے
پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی

شہادتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ایک موقع پر فرماتے ہیں :

”بہر حال جو بھی واقعہ ہوا ہے اس سے اگر کچھ لوگوں کے دماغ میں یہ خیال ہے کہ احمدی ڈر جائے گا یا اس کے نتیجہ میں تبلیغ سے باز آجائے گا تو یہ ان کا بڑا احمقانہ خیال ہے احمدی تو ڈرنے کی خاطر پیدا ہی نہیں کیا گیا۔احمدی کے دل اور اس کے حوصلے سے ایسے لوگ واقف ہی نہیں ہیں احمدی تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور سپاہی ہیں۔لوگوں کی نگاہیں ہماری شان سے ناواقف ہیں ان کو علم نہیں کہ ہم کون لوگ ہیں ہم یہ جانتے ہیں کہ قدم قدم پر اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اس بات کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ڈیٹرائٹ امریکہ یا دنیا کے کسی گوشہ میں اس قسم کی ظالمانہ حرکتوں کے نتیجہ میں احمدی تبلیغ سے باز آجائے گا۔وہ تو بہر حال دعوت الی اللہ دے گا اور دیتا چلا جائے گا اور ایک سے سو اور سو سے ہزار اور ہزار سے لاکھوں داعی الی اللہ پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔اس لئے کسی خوف اور خطرہ کا ہرگز مقام نہیں ہے۔شہادتیں تو دعوت الی اللہ کا کام کرنے والی قوموں کے مقدر میں ہوتی ہیں اور یہ شہادتیں انعام کے طور پر ہوتی ہیں، سزا کے طور پر مقدر نہیں ہوا کرتیں“۔ (خطبہ جمعہ ۱۲/اگست ۱۹۸۳)

ان شہادتوں کے ضمن میں پاکستان کی میڈیا نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ اور محترم مرزا غلام احمد صاحب ڈائریکٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ساتھ پریس کانفرنس کی۔ دونوں حضرات پریس کے سوالات کے جوابات دیئے اور حقیقت حال سے باخبر کیا۔لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ وہاں کا میڈیا جانبدراری سے کام لے کر پریس کانفرنس کو نشر نہیں کیا کیونکہ اس سے پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کا دنیا کو بخوبی علم ہوجائے گی اور وہاں کی حکومت کی جانبداری کا بھی دنیا کو علم ہوجائے گا۔چونکہ احمدیوں پر وہاں ہر طرح کی پابندی لگی ہوئی ہے اس لئے ضروری ہوتا کہ من وعن پریس کانفرنسوں کی روئیداد نشر کی جاتی۔

موجودہ ظالمانہ حملہ مخالفین کی طرف سے اب تک کا سب سے بڑا حملہ ہے جسے شاید ہی خدا معاف کرے۔ضرور آخر کب تک خدا کی غیرت کو للکارا جائے گا......؟ اب خدا کی غیرت جوش میں آئے گی اور شرپسند عناصر کو اپنے غضب کی لپیٹ میں لے گی اور عبرت کا موجب بنائے گی۔ انشاء اللہ۔لیکن ان حالات کے باوجود بھی ہم دعا گو ہیں کہ اے خدا نیک فطرت اور منصف مزاج لوگوں کو نیک ہدایت دے اور اپنے غضب سے بچا لیکن جابر ظالم حکمرانوں کو بھی اے خدا! تو اپنی گرفت میں لے اور ان کے تکبر اور گھمنڈ کو پاش پاش کردے۔آمین۔

☆☆☆

احمدی شہداء کے نام چند اشعار

شہیدوں کا لہو ضائع نہ ہوگا
ہر قطرہ خون بن جائے گا گلشن
صداقت پھیلتی جائے گی جگ میں
اندھیرے بھی خدا کردے گا روشن
ہے جس سے آج وہ کرتے ہیں نفرت
اسی کا آئیں گے کرنے وہ درشن
کبھی کُھل جائیں گے سب دل کے تالے
کبھی کھولے گا مولیٰ ان کے روزن
بنائے گا خدا ظالم کو عبرت
وہ پکڑے گا، یہ خونی سارے راہ زن
ہمیں رب نے کبھی چھوڑا نہیں ہے
ہمارے ساتھ ہے وہ پیارا ساجن
شہیدوں پر خدا کی برسے رحمت
خدا دے احمدی کو صبر و ہمت

(خواجہ عبدالمومن۔ اوسلو ناروے)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

لاہور کی احمدیہ مساجد پر دہشت گردانہ حملوں کے متعلق پاکستانی قلمکاروں کی رائے

ندامت، ندامت اور ندامت

جناب حامد سید صاحب ’’ندامت ندامت اور ندامت‘‘ کے جلی عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

پاکستان میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی عبادت گاہوں پر حملے کئی سالوں سے جاری ہیں لیکن ۲۸ مئی کے حملے کوئی عام حملے نہ تھے۔ ان حملوں کا بظاہر تو ہدف قادیانیوں کی دو عبادت گاہیں تھیں جن میں ایک سو کے قریب نہتے لوگ مارے گئے لیکن غور کیا جائے تو حملہ آوروں کا اصل ہدف اسلام اور پاکستان تھا۔ تحریک طالبان نے ان حملوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے اور یہ تحریک پاکستان میں شریعت نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اگر واقعی یہ حملے تحریک طالبان نے کئے تو پھر اس تحریک نے عالم اسلام کی پہلی ایٹمی طاقت کے یوم تکبیر کو نشانہ بنایا۔ ۲۸ مئی وہ دن تھا جب بارہ سال قبل اُس وقت کے وزیر اعظم نواز شریف نے تمام تر امریکی دباؤ کو خاطر میں نہ لا کر بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے جواب میں ایٹمی دھماکے کئے اور پاکستان کو دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت کے طور پر منوالیا۔ اس دن کے بعد سے ہر سال ۲۸ مئی کو یوم تکبیر کے طور پر منایا جاتا تھا لیکن دہشت گردوں نے ۲۸ مئی ۲۰۱۰ کو اہل پاکستان کے لئے یوم ندامت بنا دیا۔

ان حملوں کی منصوبہ بندی کرنے والے نے بہت سوچ سمجھ کر ۲۸ مئی کے دن ایک ایسے شہر میں کاروائیاں کیں جو پاکستان کا دل کہلاتا ہے اور ایٹمی دھماکے کرنے والے سابق وزیر اعظم نواز شریف کی رہائش بھی اسی شہر میں ہے۔ ۲۸ مئی کے دن اس شہر میں یوم تکبیر کے سلسلے میں کئی تقریبات کا اہتمام کیا گیا تھا لیکن قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کے بعد بہت کم تقریبات منعقد ہوسکیں۔ ۲۸ مئی کے دن اہل پاکستان اپنی ٹی وی سکرینوں پر لاہور میں دہشت گردوں اور پولیس کے درمیان مقابلے کے مناظر دیکھتے رہے جب کہ مغربی و بھارتی میڈیا میں دنیا کی واحد مسلم ایٹمی طاقت کا مذاق اُڑایا جاتا رہا۔ پاکستان میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین تنازعہ ۱۹۵۳ء میں شروع ہوا تھا۔ ۱۹۷۴ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے قومی اسمبلی میں ایک طویل بحث کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ یہ معاملہ جنگ و جدل کے ذریعہ نہیں بلکہ ایک سیاسی و آئینی طریقے سے طے کر لیا گیا اور اس کے بعد......اُٹھ کھڑے ہوں گے جو سرکشی اختیار کرے، ظلم اور گناہ کے طریقے اپنائے یا ایمان والوں میں فساد پھیلائے ایسا کرنے والے شخص کی مخالفت میں ایمان والوں کے ہاتھ ایک ساتھ اُٹھیں گے خواہ وہ ان میں سے کسی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ دفعہ ۱۳ میں ریاست مدینہ کے شہریوں کو نہیں بلکہ تمام متقی اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا۔

لہٰذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جو بھی اسلام کے نام پر ظلم کرے اور ایمان والوں میں فساد پھیلائے اسکا متحد ہو کر مقابلہ کیا جائے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جن عناصر نے قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملے کئے وہ ماضی میں مسلمانوں کی مساجد پر حملوں کی ذمہ داریاں بھی بڑے فخر سے قبول کرتے رہے ہیں اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ مساجد، امام بارگاہوں، ہوٹلوں اور دیگر مقامات پر حملے کرنے والے کئی ملزمان گرفتار بھی ہوئے لیکن کچھ عرصے کے بعد عدالتوں سے رہا ہو گئے۔ ہم بے گناہ اور نہتے لوگوں کو خودکش حملوں اور بم دھماکوں میں مارنے والوں کی مذمت تو بہت کرتے ہیں اور کچھ کو گرفتار بھی کر لیتے ہیں لیکن اُنہیں سزا دلوانے میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں تفتیشی اداروں اور عدالتوں کے نظام کو مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے نظام کو اپنے آئین کا تابع بنالیں تو ہمارے کئی مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ اس آئین کے تحت جب ہماری عدالتیں وزیر داخلہ یا وزیر قانون کو طلب کرتی ہیں تو ہم بہت خوش ہوتے ہیں کہ عدالتیں آزاد ہیں لیکن جب انہی عدالتوں سے دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ملزمان آسانی کے ساتھ رہائی پالیتے ہیں تو پھر کئی لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ پچھلے دو سال میں کون سے دہشت گرد کو کسی عدالت سے سخت سزا ملی ہے؟ ظاہر ہے کہ عدالت کو سزا دینے کے لئے ٹھوس ثبوت اور شہادتیں درکار ہوتی ہیں اور یہ سب اُسی صورت میں ممکن ہے جب ریاست کے تمام اداروں میں مثالی ہم آہنگی موجود ہو۔ جہاں ملک کے سب سے بڑے صوبے کے گورنر اور وزیر قانون کے درمیان سخت محاذ آرائی نظر آرہی ہو وہاں دہشت گردوں کے حوصلے بلند ہونا فطری امر ہے۔ موجودہ صورت میں ہمارے علماء کا کردار بھی بہت اہم ہے۔ اگلے روز لال مسجد اسلام آباد کے خطیب مولانا عبدالعزیز فرما رہے تھے کہ جن لوگوں نے ۲۰۰۷ میں لال مسجد میں آپریشن کیا اُنہوں نے اُن سب کو معاف کر دیا ہے یہاں تک کہ وہ پرویز مشرف سے بھی کوئی عناد نہیں رکھتے۔

(روزنامہ جنگ ملٹی میڈیا ۳۱ مئی ۲۰۱۰)

☆☆☆☆☆

کیا یہ حُبِّ رسول ہے؟

جناب عرفان صدیقی صاحب ’’نقش خیال‘‘ کے کالم کے تحت ’’کیا یہ حب رسول ہے‘‘ کے عنوان سے لکھتے ہیں:

میں رات بھر بے کل رہا اور کیکر کے تیز نوکیلے کانٹوں کی طرح پیہم میرے دل میں کچوکے لگانے والی بے کلی کا سبب ایک چھوٹا سا سوال تھا ’’کیا اس خبر سے میرے حضور خاتم الانبیاء، رحمت دو جہاں کی روح پاک کو آسودگی حاصل ہوئی ہوگی؟

’’وہ جنہوں نے گالیاں دینے والوں کو دعائیں دیں، وہ جنہوں نے خون کے پیاسوں کو قبائیں عطا کیں، وہ جنہوں نے ستم ڈھانے والوں کو بیت اللہ کی چابیاں بخش دیں، وہ جنہوں نے اپنی راہ میں کانٹے بچھانے اور سر مبارک پر کوڑا کرکٹ پھینکنے والوں کے لئے بھی دست دعا بلند فرمائے، وہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے‘‘ جب ہوا کے کسی لطیف جھونکے نے روضہ رسولؐ کی سبز جالیوں سے پرے نبیؐ کریم کو یہ خبر دی ہوگی تو آپؐ کی روح پاک بے کل نہ ہوئی ہوگی؟

لاہور میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والے کون تھے......؟ ان کا مذہب، عقیدہ اور مسلک کیا تھا......؟ یہ سوالات غیر متعلقہ ہیں۔ وہ انسان تھے اور ہمارے دین کا درس ہے کہ ’’ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے‘‘۔ ہمارے نبی پاکؐ کا فرمان ہے کہ ’’جس نے کسی ذمی (اسلامی ریاست کے غیر مسلم شہری) کو قتل کیا، وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کے فاصلے سے آتی ہوگی‘‘ کیا اس نبی کریمؐ کا کلمہ پڑھنے اور ان سے محبت کا دعویٰ کرنے والا کوئی شخص نبیؐ کے اس فرمان کی خلاف ورزی کا تصور بھی کرسکتا ہے......؟

مجھے آج پھر طائف یاد آرہا ہے۔ وہ چھوٹا سا ویرانہ میری آنکھوں کے سامنے ہے جہاں کبھی انگور کا باغ تھا میری نظریں سیاہ رنگ پتھروں سے اٹے پہاڑ کے دامن میں ایک قدیم شکستہ سی مسجد پہ جمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں طائف کے اوباشوں کے پتھروں سے زخم خوردہ نبی نے کچھ دیر آرام کیا تھا۔ زید بن حارثہؓ آپؐ کو سہارا دیئے ہوئے تھے۔ یہی وہ لمحہ تھا جب اللہ تعالیٰ کے جلال نے انگڑائی لی۔ جبریل پیغام لیکر آئے کہ پہاڑوں کا نگران فرشتہ کھڑا ہے۔ آپ حکم فرمائیے کہ اس بستی کو اپنے نابکار مکینوں سمیت دو پہاڑوں کے درمیان پیس کر سرمہ کر دیا جائے۔ میرے حضورؐ نے دُکھ درد اور اذیت کی اس کیفیت میں بھی فرمایا: ’’نہیں! ممکن ہے ان کی اولاد ایمان لے آئے‘‘۔ مجھے مکہ کی فتح کا دن یاد آیا۔ وہ کون سا ستم ہے جو اہل قریش نے روا نہ رکھا تھا لیکن سپاہ فتح مند شہر کی دہلیز پہ قدم رکھتی ہے تو میر سپاہؐ نے خزاں رسیدہ پتوں کی طرح کانپتے دشمنوں سے کہا: ’’آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو‘‘۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حضورؐ پر بہتان باندھے۔ آپؐ کو شہید کرنے کے منصوبے بنائے۔ آپ کے صحابہ کو صحرا کی دہکتی ریت پہ لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھ دیئے، ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں ٹھونک دیں، تین برس تک شعب ابی طالب کے سنگلاخ پہاڑوں کی طرف دھکیل دیا، آپ کو ہجرت پہ مجبور کر دیا، آپ کو مدینہ میں بھی چین سے نہ رہنے دیا۔ لیکن وہی لوگ سرنگوں ہوئے تو رحمت کی ایک گھٹا مکہ پہ چھا گئی۔ بہت سے صحابہ کی بے نیام تلواریں دشمنان اسلام کا لہو پینے کے لئے مچل رہی تھیں۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے حضور سے کہا: ’’یارسول اللہ! آج تو انتقام، جنگ و جدال اور خون خرابے کا دن ہے۔ آج کعبے کو حلال کیا جائے گا‘‘ نبی کریمؐ نے فرمایا ’’نہیں سعد! تم نے غلط کہا آج تو وہ دن ہے جس میں کعبہ کی تعظیم کی جائے گی۔ جب کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ آج تو رحمت اور امن کی برکھا کا دن ہے‘‘۔

ہبار، کو حضورؐ کے سامنے لایا گیا۔ حضورؐ کی صاحبزادی حضرت زینب مکہ سے مدینہ جا رہی تھی کہ ہبار نے ان پر شدید سنگ زنی کی۔ آپ حاملہ تھیں۔ چوٹیں اتنی شدید تھیں کہ حضرت زینب مدینہ پہنچ کر انتقال کر گئیں۔ اپنی پیاری بیٹی کی یاد سے حضورؐ کی آنکھیں بھر آئیں، نگاہ اُٹھا کر ہبار کی طرف دیکھا اور فرمایا ’’میں نے معاف کر دیا۔ اسے چھوڑ دو‘‘ وحشی کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس شخص نے جنگ احد میں حضور کے چچا حضرت حمزہ کا گلا کاٹا تھا۔ حضورؐ اکثر اپنے چچا کے قتل اور وحشی کی وحشت کا ذکر کیا کرتے۔ آج وہ وحشی آپؐ کے سامنے کھڑا تھا اور اس پر لرزہ طاری تھا۔ آپؐ نے اس کی جان بھی بخش دی۔ عظیم چچا کی یاد آئی تو اتنا فرمایا ’’اسے مجھ سے دُور لے جاؤ‘‘۔ حضرت حمزہ کا پیٹ چاک کر کے آپ کا کلیجہ چبانے والی درندہ صفت عورت ہند کو پیش کیا گیا۔ خوف اور ندامت کے باعث اس نے اپنا منہ نقاب سے چھپا لیا۔ آپ نے فرمایا:

’’جاؤ تمہیں معاف کر دیا‘‘

میں رات بھر بے کل رہا۔ اس وقت بھی ایک چھوٹے سے سوال کی چبھن سے ٹیسیں اُٹھ رہی ہیں۔ کیا لاہور میں اسّی سے زائد انسانوں کی ہلاکت کی خبر سبز جالیوں والی خلوت گاہ کے مکین کے لئے آسودگی کا باعث بنی ہوگی؟ یہ کون تھے جنہوں نے خون کی ہولی کھیلی؟ وہ جو کوئی بھی تھے خاتم النبیین کے اسوہ حسنہ اور تعلیمات کریمہ سے بے گانہ تھے۔ آپؐ نے تو

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org/badr پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کرسکتے ہیں۔ (ادارہ)

جانوروں تک کو اذیت دینے سے منع فرمایا ہے۔ جنگ کے دوران بھی بلاوجہ درخت کاٹنے اور کھیت اُجاڑنے سے روکا ہے۔ آپؐ نے تو میثاق مدینہ کے ذریعے غیر مسلموں کے ساتھ مل جل کر رہنے کے آداب بتائے ہیں۔ آپؐ نے تو خطبہ حجۃ الوداع میں انسانی تہذیب ومعاشرت کا پہلا جامع منشور عطا کیا ہے۔ آپؐ کا کوئی نام لیوا ایسی خونخواری کا تصور بھی کیونکر کرسکتا ہے......؟

اللہ کا فرمان ہے: ”دین میں کوئی جبر نہیں“ سورہ یونس میں ارشاد ہوتا ہے: ”اگر آپ کا رب چاہتا تو جو لوگ زمین میں ہیں، سب کے سب ایمان لے آتے تو پھر کیا آپ لوگوں کو مجبور کریں گے حتی کہ وہ مومن ہوجائیں“۔ کس قدر واضح بات ہے کہ اگر ہر شے پہ قدرت رکھنے والے قادر مطلق نے بھی دین مذہب کے معاملے میں اپنی قدرت اور قوت کو استعمال نہیں کیا اور یہ تلقین بھی فرمائی کہ کسی کو جبر و اکراہ کے ذریعے مسلمان یا مومن نہیں بنایا جاسکتا تو پھر ہم میں سے کسی کو یہ حق کیسے حاصل ہوگیا کہ وہ بزور دوسروں پہ اسلام نافذ کرنے لگے اور کسی دوسرے مذہب ومسلک کی پیروی کے جرم میں ان کا خون بہاتا پھرے۔ قرآن تو یہاں تک کہتا ہے کہ ”مشرکین اللہ کو چھوڑ کر جن جھوٹے خداؤں کو پکارتے ہیں تم انہیں بھی بُرا نہ کہو“ سورہ الکافرون میں کیا اصول طے کردیا گیا ”تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین“

امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ کے خلاف بلوائیوں نے انتہائی بدتہذیبی اور بے ہودگی اختیار کی یہاں تک کہ آپ کو شہید کرنے کے درپے ہوئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ان فتنہ گروں سے دو دو ہاتھ کرنے کی اجازت چاہی۔ امیر المؤمنین نے کہا ”اے ابو ہریرہ! کیا تمہیں پسند ہے کہ تم سب کو میرے سمیت قتل کردو“۔

ابو ہریرہؓ نے جواب دیا ”نہیں امیر المؤمنین“ حضرت عثمانؓ نے فرمایا ”بلاشبہ اگر تُو نے ایک آدمی کو قتل کردیا تو گویا تم نے تمام لوگوں کو قتل کرڈالا“

مذہب، مسلک، عقیدے اور نظریے سے قطع نظر، کسی انسان کے قتل کی اتنی سخت وعید کے باوجود یہ کون ہیں جو جیتے جاگتے انسانوں پر بارود برساتے اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالتے ہیں؟ کیا یہ بھول چکے ہیں کہ ایک دن انہیں اللہ کے حضور پیش ہونا اور اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے؟ کیا انہیں نبی رحمتؐ کا یہ فرمان بھی یاد نہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے مقدمے پیش ہوں گے اور ربّ کائنات فیصلے صادر کرے گا۔

اللہ انہیں ہدایت دے جو ایسی خونخواری کو حُبّ رسول، عشق نبیؐ کی کوئی ادا سمجھتے ہیں۔ ایسی فتنہ گری کی تخم ریزی کرنے والوں کو سوچنا چاہئے کہ جب ہوا کے کسی لطیف جھونکے نے سبز جالیوں سے پرے حجرہ نور کے مکین کو یہ خبر دی ہوگی تو ان پر کیا گزری ہوگی......؟

(روزنامہ جنگ ملٹی میڈیا ۳۰ مئی ۲۰۱۰ صفحہ ۷)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

047-6215747

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔ یہ تبلیغ وتربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

کافر فیکٹری

لاہور کی احمدیہ مساجد پر دہشت گردانہ حملوں کے متعلق بی بی سی اردو ڈاٹ کام، کراچی کے کالم نویس محمد حنیف صاحب لکھتے ہیں:۔

جب آپ اپنے آپ کو پاکستان کا شہری ثابت کرنے کیلئے شناختی کارڈ کا فارم بھرتے ہیں تو آپ سے ایک سوال پوچھا جاتا ہے جو دنیا کے کسی اور مسلمان ملک میں کسی اور مسلمان شہری سے نہیں پوچھا جاتا۔

آپ سے یہ تو نہیں پوچھا جاتا کہ آپ کی دماغی صحت ٹھیک ہے؟ آپ کے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں؟ آپ چور ہیں یا سمگلر؟ زندگی میں کتنے ریپ کئے ہیں؟ کبھی ٹیکس دیا ہے یا نہیں؟ جناح کو قائداعظم مانتے ہیں یا کافر اعظم؟ بچوں کو سکول پڑھاتے ہیں یا بھیک مانگنے کیلئے بازار میں چھوڑتے ہیں؟ شریعت مانگتے ہیں یا سوشلزم؟ پاک فوج کو قوم کا سرمایہ سمجھتے ہیں یا قوم کے سرمائے کا چور؟ آپ سے یہ نہیں کہا جاتا کہ ثابت کریں کہ آپ ہندو، عیسائی، پارسی، سکھ یا بت پرست نہیں ہیں۔ لیکن حلف نامہ جو شناختی کارڈ کے فارم میں ہے اور جسے ہم پچیس سال سے زائد عرصے سے آنکھ بند کرکے کبھی اپنے دستخط سے، کبھی انگوٹھا لگا کر صدق دل سے بھر رہے ہیں وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ”میں احمدی نہیں ہوں، میں قادیانی نہیں ہوں، میں اُن کے ذیلی فرقے لاہوری گروپ سے بھی تعلق نہیں رکھتا ہوں۔“

ایک چھوٹے سے فرقے سے (جسے باقی مسلمانوں کی طرح نمازیں پڑھنے، داڑھیاں رکھنے اور خطبے سننے کا بہت شوق ہے) اتنا خوف کیوں؟ ہمارے ایمان کو اسلام علیکم کہنے والوں، بسم اللہ پڑھنے والوں، مسجدوں میں نماز قائم کرنے والوں سے اتنا خطرہ کیوں کہ اگر وہ سلام، بسم اللہ اور مسجد جیسے الفاظ بولیں یا لکھیں تو سیدھے جیل میں۔

اور یہ کیسے ہوگیا کہ دنیا کے باقی تمام اسلامی ممالک میں کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ ان کے مذہب اور معاشرے کو سب سے زیادہ خطرہ قادیان کے گاؤں سے اُٹھنے والے اس فتنے سے ہے۔

لاہور میں احمدی مسجدوں پر حملہ کرنے والوں کی عمریں اتنی کم تھیں کہ انہیں یہ بھی علم نہ ہوگا کہ سن ۱۹۷۴ سے پہلے احمدی مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ سمجھے جاتے تھے لیکن پینتیس سال کے اندر ہمارے ایمان میں اتنی پختگی آئی ہے کہ ہم نے نہ صرف انہیں کافر قرار دیا بلکہ دنیا کے بدترین کافر۔

جب ہم احمدی مسجد کو عبادت گاہ کہنے پر مصر ہوتے ہیں تو ہم اپنے ملک کے قانون کی پابندی کرکے تین سال قید بامشقت سے تو بچتے ہی ہیں، ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ دیکھیں نہ یہ مندر ہے نہ کلیسا، نہ گوردوارہ نہ سنی گاگ عبادت گاہ ہے جہاں وحشی بت پرست کسی بھی خدا کو نہ ماننے والے لوگ خدا اور اس کے رسول اور اُن کے ماننے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ لیکن آپ کو یہ جان کر دکھ ہوگا کہ احمدی اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے بہتر مسلمان سمجھتے ہیں)

احمدیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والے قارئین اس صورت حال کا ذمہ دار حضرت مولانا مودودی اور بھٹو شہید کو قرار دیں گے۔ یہ سچ ہے کہ حضرت مودودی اور دوسرے مولانا حضرات نے سن ۱۹۷۰ کا الیکشن اتنی بری طرح سے ہارا کہ اُن کے بعد آنے والے رہنما کبھی اُس مقام تک نہ پہنچ سکے لیکن یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے کہ الیکشن ہارنے کے چار سال کے اندر اندر انہوں نے ایک منتخب پارلیمان سے وہ کام کروا دیا جو اُس کے پہلے کوئی فوجی ڈکٹیٹر کوئی امیر المومنین نہیں کرسکا تھا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ کام جو پوری اسلامی دنیا میں نہیں ہوسکا بلکہ زیادہ تر گمراہ مسلمانوں نے اس کے بارے میں سوچا بھی نہیں وہ اس مملکت خداداد میں کیسے ممکن ہوا؟......

قیام پاکستان سے پہلے محمد علی جناح نے ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ملک ایسی لیبارٹری ہو جہاں اسلامی نظریات پر تجربات کئے جاسکیں۔ (قائداعظم کا یہ قول معاشرتی علوم اور تاریخ کی ہر دوسری کتاب میں ہر سکول میں پڑھایا جاتا ہے)

لیبارٹری میں جو تجربات کامیاب ہوتے ہیں اس کے بعد اُن کی پروڈکشن بڑے پیمانے پر شروع ہو جاتی ہے۔ ستّر کی دہائی میں ہم نے نئے کافر تیار کرنے کا جو کامیاب تجربہ کیا تھا وہ وہیں نہیں رکا۔ اسّی اور نوّے کی دہائی میں کئی مسجدوں سے نعرے اُٹھے۔ کافر کافر شیعہ کافر اور ملک کے طول وعرض میں شیعہ ڈاکٹر، استاد، وکیل، تاجر اور دانشور چن چن کر اتنی بے دردی سے قتل کئے گئے کہ احمدی بھی کہہ اُٹھے ہوں گے کہ شکر ہے ہم کافر ہیں شیعہ نہیں۔

اس کے بعد سے کافر پیدا کرنے کا کاروبار اتنا پھیل چکا ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے ہر شہری کے لئے دو اور ایسے مسلمان موجود ہیں جو اُسے کافر سمجھتے ہیں، فوج پہلے طالبان کو مومنین سمجھتی تھی اب کافر سمجھتی ہے یا شاید ہمیں یہی بتاتی ہے۔ پنجاب کی حکومت پنجابی بولنے والے طالبان کو مسلمان سمجھتی ہے، پشتو بولنے والوں کو کافر۔ یاالٰہی! یہ ملک ہے یا کافر بنانے کی فیکٹری۔

جب ہم اپنے شناختی کارڈ کے فارم پر دستخط کرتے یا انگوٹھا لگا کر کسی کو کافر قرار دیتے ہیں تو ساتھ ہی اپنے لئے بھی ایک فتوے کی راہ کھول دیتے ہیں۔

چونکہ مرنے والے بدترین کافر تھے اس لئے اُن کیلئے دعائے مغفرت کرنا بھی کفر ہے لیکن یہ دعا تو کی جاسکتی ہے کہ جو باقی بچے ہیں وہ تو بچے رہیں۔

(بی بی سی اردو ڈاٹ کام کراچی، ۲۹ مئی ۲۰۱۰)

☆☆☆☆

معاصرین کی آراء

لاہور کی احمدیہ مساجد پر دہشت گردانہ حملوں پر
پاکستانی اخبار جنگ کا اداریہ

"لاہور میں دہشت گردی کے دو واقعات"

لاہور میں جمعہ کے روز جدید اسلحہ سے لیس دہشت گردوں نے ماڈل ٹاؤں اور گڑھی شاہو کے مصروف ترین اور گنجان آباد علاقوں میں قادیانیوں کی دو عبادت گاہوں پر عین اس وقت حملہ کردیا جب ان میں موجود ڈیڑھ سے دو ہزار افراد عبادت میں مصروف تھے۔ دہشت گردوں نے جس انداز میں بہ یک وقت ان دونوں عبادت گاہوں کو نشانہ بنایا اور جس طرح اہم مقامات کو اپنے قبضے میں لے کر فائرنگ شروع کردی اور دستی بم پھینکے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ محض ایک اتفاقی واقعہ نہ تھا بلکہ سب کچھ پوری پلاننگ اور منصوبہ بندی کے ساتھ ہو رہا تھا۔

ان سطور کے لکھے جانے تک آنے والی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کم از کم ۵۷ (اب ۱۰۰ سے زائد۔ ناقل) ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد ۴۵ (اب ۱۵۰ سے زائد: ناقل) کے قریب بتائی گئی ہے۔ ماڈل ٹاؤن سے گرفتار ہونے والے ایک خودکش حملہ آور کی جیکٹ کو ناکارہ بنادیا گیا جبکہ ایک حملہ آور کے مارے جانے اور تین مشتبہ افراد کے گرفتار ہونے کی اطلاع بھی ہے۔ جبکہ گڑھی شاہو میں بھی ایلیٹ فورس نے کمانڈو ایکشن کے بعد قادیانی عبادت گاہ کا مکمل کنٹرول سنبھال لیا ہے اور یرغمالیوں کو رہائی دلا دی ہے۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے ذاتی طور پر اس جگہ کا معائنہ کرکے سیکورٹی اہلکاروں کو یرغمال افراد کو بحفاظت بازیاب کرانے کی جو ہدایت دی وہ اس امر کی غماز ہے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے انسانی جانوں کو محفوظ بنانے کی جدوجہد کو ترجیح دیتے رہے جو ایک خوش کن امر ہے لیکن حالات کا یہ پہلو بہرطور تشویشناک اور فکر انگیز ہے کہ ہماری خفیہ ایجنسیوں اور دہشت گردوں کی نقل وحرکت پر نظر رکھنے والے اداروں کو اس بات کا علم تو ہو جاتا ہے کہ کس عمارت، کس ادارے اور کونسی غیر مسلم اقلیتی عبادت گاہ پر حملہ ہونے کا امکان ہے۔ لیکن ان تمام تر اطلاعات کے باوجود وہ دہشت گردوں کو اپنا وار کرنے سے پہلے ہی گرفت میں لانے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہوسکے۔ مذکورہ صورتحال سے حساس اداروں کی مکمل اوور ہالنگ کی ضرورت واضح ہے۔ اس سے پیشتر بعض جگہوں پر مسیحیوں اور ہندوؤں کی عبادت گاہوں پر قبضہ کرنے کیلئے ان پر دھاوا بولنے کے واقعات بھی ہو چکے ہیں۔ ان کے بعد اب پاکستان کی ایک اور غیر مسلم اقلیت کو دہشت گردی کا کسی بھی حیلے یا بہانے سے ہدف بنانا ایک نہایت ہی افسوسناک سانحہ ہے۔ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے کیونکہ بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح کے فرمان کے مطابق پاکستان میں ہر مذہب اور ہر عقیدے کے افراد کو اپنی من مرضی اور صوابدید کے مطابق عبادت کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے اور ان کی ادائیگی کی راہ میں کوئی بھی رکاوٹ ڈالنا بانی پاکستان کے ارشادات اور ملک کے آئین کی روح کے منافی ہے۔ لاہور میں دہشت گردی کے ان سانحات میں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے انسانی جانوں کو تحفظ دینے کو جس طرح اولین ترجیح دی وہ بہت قابل اطمینان ہے۔ ایسے کسی بھی سانحہ کے موقع پر متاثرین کے دل یقیناً بے حد دکھی ہوتے ہیں اور اس پس منظر میں اگر وہ کوئی تلخ وترش گفتگو بھی کردیں تو اس کو نظر انداز کردیا جانا چاہئے، لیکن ماڈل ٹاؤن کی عبادت گاہ میں جس طرح سیکورٹی کے اہلکاروں کو بروقت اندر جانے کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا، اسے کسی طرح درست لائحہ عمل قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو فوری طور پر اپنی کاروائی کرنے کا موقع دے دیا جاتا تو شاید اس قدر ہلاکتیں نہ ہوتیں اور دہشت گردوں سے امکانی حد تک جلد چھٹکارا حاصل کرلیا جاتا۔

دہشت گردی ایک بدترین ناسور ہے جس نے اپنے نقطہ نظر پر حد سے زیادہ اصرار کرنے اور اسے بزور قوت دوسروں سے منوانے کی کوکھ سے جنم لیا ہے۔ اس لئے اگر معاشرے کے تمام طبقات آپس میں مل جل کر رہنے کی عادت ڈالیں تو ہمارے خیال میں اس سے قیام امن کی قوتوں کو تقویت ملے گی اور ملک کو تعصب، ضد اور دہشت گردی ہر بلا سے نجات مل جائے گی"۔ (روزنامہ جنگ لاہور۔ ۲۹ مئی ۲۰۱۰)

لاہور کی احمدیہ مساجد پر دہشت گردانہ حملے اور ملکی و غیر ملکی اخبارات

لاہور قادیانیوں کی دو عبادت گاہوں پر دہشت گردوں کے حملے، اسی افراد ہلاک۔ ۱۵۰ زخمی۔ پیشتر زخمیوں کی حالت تشویشناک، ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ فائرنگ سے دو حملہ آور ہلاک کئی گاڑیاں تباہ علاقہ میدان جنگ بنا رہا۔ تحریک طالبان پنجاب نے ذمہ داری قبول کرلی

لاہور (نمائندگان جنگ) لاہور میں قادیانیوں کی دو عبادت گاہوں پر دہشت گردوں کے حملے کے نتیجے میں ۸۰ افراد ہلاک اور ۱۵۰ زخمی ہوگئے، (حالانکہ یہ تعداد اب زیادہ ہے) بیشتر زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے اور ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ پولیس کمانڈوز نے آپریشن کے دو حملہ آوروں کو ہلاک اور ایک زخمی سمیت دو کو گرفتار کیا اور خودکش جیکٹس برآمد کرلیں جبکہ ۳ حملہ آور نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ دوسری جانب تحریک طالبان پنجاب نے حملوں کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ تفصیلات کے مطابق جمعے کو تقریباً پونے ۲ بجے کے قریب مسلح دہشت گردوں نے ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں واقع قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۳ پولیس اہلکار سمیت ۸۰ افراد ہلاک ہوگئے۔ عینی شاہدین کے مطابق چار سے پانچ مسلح افراد ماڈل ٹاؤن میں واقع قادیانیوں کی عبادت گاہ میں واک تھرو گیٹ اور سیکورٹی انتظامات توڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے جو گرنیڈ اور جدید اسلحے سے مسلح تھے۔ حملے کے وقت عبادت گاہ میں تقریباً ایک ہزار سے زائد افراد موجود تھے۔ دہشت گردوں نے ہینڈ گرنیڈ اور فائرنگ کی اور عبادت گاہ میں موجود افراد کو یرغمال بنانے کی کوشش کی۔ اس دوران پولیس اور ایلیٹ فورس کی بھاری تعداد موقع پر پہنچ گئی اور علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ پولیس کمانڈوز نے ماڈل ٹاؤن میں واقع قادیانیوں کی عبادت گاہ کو گھیرے میں لیکر آپریشن شروع کردیا۔ ذرائع کے مطابق اس دوران ۳ حملہ آوروں نے اپنے آپ کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا۔ جبکہ دو کو گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس کمانڈوز اور ایلیٹ فورس نے ماڈل ٹاؤن کی عبادت گاہ کو کلیئر کرالیا۔ گڑھی شاہو میں بھی دو سے تین مسلح افراد قادیانیوں کی عبادت گاہ میں داخل ہوئے اور فائرنگ کرتے رہے۔ اس دوران پولیس اور کمانڈوز نے علاقے کو گھیرے میں لیکر آپریشن شروع کردیا۔ ذرائع کے مطابق پولیس نے ایک حملہ آور کو زخمی حالت میں گرفتار کیا، پولیس کے جوانوں نے قریبی عمارتوں پر پوزیشنیں سنبھال رکھی تھیں جہاں سے وہ دہشتگردوں کو نشانہ بنا رہے تھے۔ دہشتگردوں نے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کے میناروں اور دیگر جگہوں پر پوزیشنیں سنبھال رکھی تھیں جہاں سے وہ پولیس پر فائرنگ کر رہے تھے۔ ڈاکٹروں کے مطابق زیادہ تر ہلاک اور زخمی ہونے والوں کو گولیاں لگی ہیں۔ پولیس اور کمانڈوز نے آپریشن کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد فاتحانہ انداز میں ہوائی فائرنگ کی جس سے عمارت کے نیچے پناہ لیئے ہوئے لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا اور بھگ دڑ مچ گئی۔ دہشت گردوں کے حملوں میں متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔ علاوہ ازیں صدر آصف علی زرداری، وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی چاروں صوبائی وزرائے اعلیٰ اور گورنر نے دہشت گردی کے واقعے کی شدید مذمت اور جانی نقصان پر اظہار افسوس کرتے ہوئے واقع کی فوری تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ (روزنامہ جنگ پاکستان ۲۹ جون ۲۰۱۰)

لاہور حملے: اقوام متحدہ کی شدید مذمت

جمعہ کو لاہور میں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر دہشت گردانہ حملوں کے خلاف اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون سمیت انسانی حقوق کے ماہرین نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ ان حملوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے عزیز واقارب کی ایک بڑی تعداد امریکہ میں رہتی ہے اور ان میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے۔

نیویارک سے ہمارے نامہ نگار حسن مجتبیٰ کا کہنا ہے کہ جمعہ کی دوپہر نیویارک میں اقوام متحدہ کے صدر دفتر سے سیکرٹری جنرل بانکی مون کے حوالے سے جاری ہونے والے بیان میں لاہور واقع میں احمدی اقلیت سے تعلق رکھنے والوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کے واقعات کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون کی طرف سے ان کے ترجمان مارٹن نسریکی کے جاری کردہ مذمتی بیان میں سیکرٹری جنرل کی طرف سے لاہور واقع میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے تعزیت اور زخمی ہونے والوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔

جمعہ کی دوپہر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون کے مذمتی بیان کے ساتھ اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے ماہرین کی طرف سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ کافی عرصے سے پاکستان میں مذہبی اقلیت احمدی فرقے کے لوگ تشدد، امتیازی سلوک اور خطرات سے دوچار رہتے آئے ہیں۔

اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے ماہرین نے پاکستانی حکومت سے ذمہ داروں کو فوری طور پر انصاف کے کٹہرے میں لانے کے مطالبے کے علاوہ اس پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے کہ بار بار خدشات کے اظہار کے باوجود پاکستانی حکومت مذہبی اقلیت کے احمدی فرقے کے لوگوں اور عبادت گاہوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہی ہے۔

اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے ماہرین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ لاہور جیسے شہر میں دہشت گردی کے مزید واقعات ہونے کے اس وقت تک امکانات موجود رہیں گے جب تک کہ عقیدے کی بنیاد پر امتیازی سلوک، تشدد کیلئے اشتعال دلائے جانے کیلئے مذہبی منافرت کے پرچار کے مسائل سے نمٹا نہیں جاتا۔

ماہرین نے پاکستانی حکومت پر زور دیا کہ لاہور جیسے واقعات روکنے کیلئے حکومت پاکستان کو مذہبی اقلیتوں کے اراکین اور عبادت گاہوں پر تحفظ کے اقدامات کو یقینی بنانا ہوگا۔

اقوام متحدہ کے ماہرین کی طرف سے جاری ہونے والا مشترکہ بیان سیکرٹری جنرل بانکی مون کیلئے مذہبی آزادیوں کی خصوصی ایلچی عاصمہ جہانگیر، اقلیتوں کے مسائل پر ماہر گے میکڈوگل اور ماورائے عدالت قتل پر خصوصی ایلچی یار پورٹیر فلپ آلسٹن کی جانب سے جاری کیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے یہ ماہرین جنیوا میں انسانی حقوق کی کونسل میں بلا معاوضہ خدمات انجام دیتے ہیں۔

ادھر جماعت احمدیہ کے امریکہ، کیلیفورنیا میں اہم ذمہ دار امام شمشاد ناصر نے احمدیہ جماعت کے موجودہ روحانی پیشوا یا خلیفہ مرزا مسرور احمد کے حوالے سے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ 'پاکستان میں اگر ریاستی منظوری سے شروع ہونے والی انتہا پسندی کو شروع میں ہی روکا جاتا تو احمدی جماعت پر ایسے دہشت گردانہ حملے نہ ہوتے۔'

کیلیفورنیا میں احمدیہ جماعت کے امریکہ میں علاقائی مشنری امام شمشاد اے ناصر کی طرف سے احمدی جماعت کے موجودہ روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد کی لندن میں جمعے کے اجتماع کے موقع پر خطاب کے حوالے سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ لاہور میں دو مقامات پر احمدیوں کے عبادت گاہوں پر حملوں کی اصل اور قطعی تفصیلات آنا باقی ہیں لیکن یہ حملے برسوں سے پاکستان میں احمدیوں اور ان کی عبادت گاہوں پر ہونے والے حملوں کا تسلسل ہیں اگرچہ یہ حملے زیادہ ظالمانہ اور وحشیانہ ہیں۔

امام شمشاد احمد ناصر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ جمعے کو لاہور میں حملے پاکستان میں احمدی کمیونٹی سمیت تمام مذہبی اقلیتوں کے خلاف ریاستی تائید سے جاری رکھے جانے والے تشدد اور امتیازی سلوک کا تسلسل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف مسلسل تشدد اور امتیازی پالیسی اور اشتعال کے نہ روکے جانے اور ریاستی منظوری کا نتیجہ یہ سامنے آیا ہے کہ القاعدہ اور طالبان جیسی شدت پسند تنظیمیں پاکستان میں پھلی پھولی ہیں جن سے احمدیوں سمیت مذہبی اقلیتوں پر تشدد میں تیزی آئی ہے۔ امام شمشاد احمد ناصر کے مطابق احمدی دنیا کے ایک سو پچانوے ممالک میں بسنے والے امن پسند لوگ ہیں اور پھر بھی پاکستان جیسے ملک میں مذہبی انتہا پسندوں کے ہاتھوں زبردست بہیمانہ تشدد کا مسلسل شکار ہیں۔ امام شمشاد ناصر نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ احمدی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے چودہ سے پندرہ ہزار افراد صرف امریکہ میں آباد ہیں۔ جمعہ کی دوپہر نیوجرسی سے نصر احمد نے بتایا کہ امریکہ میں رہنے والے احمدی کمیونٹی کے کئی افراد کے اعزا و اقارب لاہور حملوں کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ لاہور حملوں میں ہلاک ہونے والے کی غائبانہ آخری رسومات میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ خود ان کے خاندان کا تعلق بھی گڑھی شاہو کی عبادت گاہ سے رہا تھا اور ان کا نکاح بھی وہیں ہوا تھا۔

لاہور کے دہشت گردانہ حملوں میں ہلاک ہونے والوں کیلئے نیویارک نیوجرسی اور کیلیفورنیا میں آخری رسومات کے غائبانہ اجتماعات منعقد ہوئے جن میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کے علاوہ احمدیہ جماعت و دیگر فرقوں سے تعلق رکھنے والے پاکستانی نژاد امریکی اور پاکستانی تارکین وطن ایک خاص تعداد میں شریک ہوئے۔ (بی بی سی اردو سروس، لندن ایڈیشن، پاکستان مورخہ ۲۹ مئی ۲۰۱۰ء)

جناح ہسپتال پر حملہ، چھ ہلاک

پنجاب کے دارالحکومت لاہور کے جناح ہسپتال پر پولیس کی وردی میں ملبوس چار مسلح افراد نے حملہ کیا ہے جس کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد چھ ہوگئی ہے۔ اس سے پہلے پنجاب کے انسپکٹر جنرل آف پولیس سلیم ڈوگر نے میڈیا کو بتایا تھا کہ مسلح افراد کے حملے میں ایک عورت اور تین پولیس اہلکار ہلاک ہوگئے۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر جاوید اکرم نے میڈیا کو بتایا کہ حملے کے نتیجے میں چھ افراد ہلاک ہوئے جبکہ دو لوگوں کی حالت تشویش ناک ہے

ان کے بقول اس واقعہ میں چھ افراد زخمی ہوئے ہیں جن میں چار ماہ کا ایک بچہ اور اس کی ماں بھی شامل ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حملہ آوروں نے اندھا دھند فائرنگ کی اور حملہ آور کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنا ہدف حاصل کرلیا ہے اور پنتالیس منٹوں تک فائرنگ کرنے کے بعد اسی راستے واپس چلے گئے جس راستے سے وہ ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔ ڈاکٹر جاوید اکرم نے بتایا کہ زیر علاج حملہ آور کی حالت اب بہتر ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ حملہ آور ہسپتال میں زیر علاج اس حملہ آور کو فرار کروانا چاہتے تھے جس نے جمعہ کے روز لاہور میں احمدیوں کی عبادت گاہ پر حملہ کیا۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب سلیم ڈوگر نے میڈیا کو بتایا کہ حملہ آور اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکے اور پولیس کی جوابی فائرنگ کی وجہ سے چاروں حملہ آور ہسپتال سے فرار ہوگئے البتہ ایک حملہ آور زخمی بھی ہوا۔......

سلیم ڈوگر کے بقول حملہ آور پولیس کی وردی میں ملبوس تھے اور حملہ کا مقصد زیر علاج شدت پسند معاذ کو فرار کرانے یا اسے ہلاک کرنا تھا۔ آئی جی پولیس نے بتایا کہ ہسپتال میں جس جگہ پر زخمی حملہ آور کو رکھا گیا تھا وہاں پر نو کے قریب پولیس اہلکار مامور تھے لیکن حملہ آور نے ان پر اندھا دھند گولیاں چلائیں جس پر پولیس نے جوابی فائرنگ کی۔

جناح ہسپتال میں حملہ کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف بھی موقع پر پہنچ گئے وزیر اعلیٰ نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے اس واقعہ کو انتہائی افسوس ناک قرار دیا۔

یاد رہے کہ جمعہ کے روز احمدی عبادتگاہوں پر حملے کے دوران گرفتار ہونے والا ایک حملہ آور معاذ اور حملوں میں زخمی ہونے والے کچھ افراد بھی اسی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ لاہور میں یہ گزشتہ چار روز کے دوران ہونے والا تیسرا حملہ ہے۔ جمعہ کے روز دو احمدی عبادت گاہوں پر حملوں میں ترانوے (93) افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ اتوار کے روز لاہور ہی میں ایک پولیس چوکی پر ہونے والے حملے میں تین پولیس اہلکار ہلاک ہوگئے تھے۔ لاہور کے جناح ہسپتال میں مسلح افراد کا حملہ پنجاب میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے جب شدت پسند نے کسی قانون نافذ کرنے والے ادارے یا کسی دوسرے مرکز سے ہٹ کر ہسپتال میں داخل ہوکر ایسی کاروائی کی ہو۔

پنجاب میں شدت پسندوں کی طرف سے پرتشدد کارروائیاں کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن پہلی مرتبہ ایسا ہوا جب مسلح افراد نے ایک منظّم منصوبہ بندی کے ساتھ اپنے کسی زیر حراست ساتھی کو فرار کرانے یا اسے مارنے کی کوشش کی ہو۔

(بی بی سی اردو سروس پاکستان لندن ایڈیشن ۳۱ مئی ۲۰۱۰ء)

تحریک یتامیٰ فنڈ

یتیموں کی کفالت اور خبر گیری کرنے والا
جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ فروری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن میں سورۃ نساء کی آخری ساتویں آیت کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ:

''یہ یتیموں کے بارہ میں بعض احکامات ہیں کہ ان سے کس طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں اس طرح فرمایا ہے کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ آزمانہ کس طرح......؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو، انہیں لاوارث سمجھ کر اُن کی تعلیم و تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ۔ بلکہ انہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو، اُن کے بھی جائزے لے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر جس تعلیمی میدان میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اُس کے حصول کیلئے ان کی بھرپور امداد کرو۔ یہ نہیں کہ اپنا بچہ اگر پڑھائی میں کم دلچسپی لینے والا ہے، اُس کیلئے تعلیمی ٹیوشن کے انتظام ہو جائیں اور بہتر پڑھائی کا انتظام ہو جائے اور اس کیلئے خاص فکر ہو اور یتیم بچہ جس کی کفالت تمہارے سپرد ہے، وہ اگر آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تب بھی اس کی تعلیم و تربیت پر نظر نہ رکھی جائے۔ نہیں بلکہ اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اُجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ہے اصل مقصد اور جتنی بھی اس کی صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں اُس کے مطابق اس کیلئے موقع مہیا کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل کے ساتھ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں یتامیٰ کی خبر گیری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور دیگر ممالک میں احمدی یتیم بچوں کے علاوہ دوسرے یتیم بچوں کے بھی جماعت خرچ برداشت کرتی ہے۔ حضور انور نے اس تحریک کا اعادہ کرتے ہوئے جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۹ء میں کیا تھا فرمایا کہ بیرونی ملک والے، پاکستانی احمدیوں کے علاوہ باقی احمدی بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔

خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حسب توفیق اس بابرکت تحریک میں حصہ لینا چاہئے۔ دفتر محاسب میں اس غرض کیلئے ''**یتامیٰ فنڈ**'' کے نام سے امانت کھولی جاچکی ہے۔ جملہ مخیّر احباب خصوصاً، باقی احباب جماعت عموماً بچوں اور بچیوں کی شادی وغیرہ کے موقعہ پر خصوصی طور پر **تحریک یتامیٰ فنڈ** میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

اعلان بابت ہفتہ قرآن مجید

تمام مبلغین و معلمین کرام اور امراء کرام اور صدر صاحبان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جیسا کہ آپ سب احباب کو معلوم ہے کہ ہر سال ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ کو بطور ہفتہ قرآن کے طور پر منایا جاتا ہے، مقامی طور پر اپنی سہولت کے مطابق جماعتیں اس کو منعقد کرسکتی ہیں۔ اس کیلئے ابھی سے پروگرام تشکیل دیں اور ان دنوں میں قرآن کریم کی عظمت کو اپنوں اور غیروں پر واضح کرتے ہوئے قرآن مجید میں مذکورہ دینی معاشرتی خاندانی بہبود پر مشتمل مضامین پر تقریریں تیار کریں اور جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن سے آگاہ کریں اور اشاعت قرآن کی تلقین کریں اس سلسلہ میں خاص کر مبلغین و معلمین کرام بھرپور تعاون کریں۔ اور اس کے اجلاسات کی خوشکن رپورٹیں دفتر نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں
اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

شہیدانِ وفا کے اسماء کی فہرست
جو لاہور کی دو احمدیہ مساجد کے دہشت گردانہ حملوں میں شہید ہوئے

نام مع ولدیت	مقام
☆۔منیر احمد شیخ صاحب ولد شیخ تاج الدین صاحب امیر ضلع لاہور	گارڈن ٹاؤن
☆۔محمود احمد شاد صاحب ولد غلام احمد صاحب (مربی سلسلہ)	ماڈل ٹاؤن
☆۔مرزا منصور بیگ صاحب ولد مرزا سرور بیگ صاحب	شیخ زید
☆۔الیاس صاحب (صدر حلقہ جوہر ٹاؤن)	واپڈا ٹاؤن
☆۔مبارک احمد طاہر صاحب داماد مولانا دوست محمد شاہد صاحب	....
☆۔منور احمد بٹ صاحب	....
☆۔محمد اسلم بھروانہ صاحب	گلبرگ
☆۔محمد لئیق احمد صاحب	گلبرگ
☆۔ساحل منیر صاحب ولد منیر احمد صاحب	سیالکوٹ سٹی
☆۔وسیم احمد صاحب ولد عبد القدوس صاحب	تاج پورہ
☆۔اعجاز الحق صاحب ولد رحمت الحق صاحب	....
☆۔عامر لطیف صاحب	....
☆۔عبد الرحمٰن صاحب ولد محمد اسلم صاحب	....
☆۔احسن احمد خان صاحب	....
☆۔غلام رسول صاحب	....
☆۔حسن بشیر صاحب	....
☆۔مسعود احمد صاحب	....
☆۔محمد نثار احمد صاحب ولد غلام رسول صاحب	دارالذکر
☆۔منور قیصر صاحب	باغبانپورہ
☆۔انصار الحق صاحب ولد انوار الحق صاحب	دارالذکر
☆۔عرفان احمد صاحب ولد عبد المالک صاحب	دارالذکر
☆۔منیر احمد شیخ صاحب ولد انوار الحق صاحب	ماڈل ٹاؤن
☆۔ناصر محمود خان صاحب ولد محمد عارف صاحب	فیصل ٹاؤن
☆۔نعیم الدین مرزا صاحب ولد سراج الدین صاحب	گجرات
☆۔منصور احمد صاحب ولد منیر احمد صاحب	غازی آباد
☆۔خاور ایوب صاحب ولد محمد قیوم صاحب	گرین ٹاؤن
☆۔انیس احمد صاحب ولد منیر احمد صاحب	گلشن پارک
☆۔سردار افتخار صاحب ولد عبد الشکور صاحب	ماڈل ٹاؤن
☆۔مرزا ظفر صاحب ولد صفدر ہمایوں صاحب	واپڈا ٹاؤن
☆۔سید لئیق احمد صاحب ولد مہار احمد صاحب	واپڈا ٹاؤن
☆۔میاں منیر عمر صاحب ولد میاں عبد السلام صاحب	....
☆۔مبشر احمد صاحب ولد شیخ حامد احمد صاحب	....
☆۔نذیر احمد صاحب ولد محمود یاسین صاحب	....
☆۔یحییٰ خان صاحب ولد ملک عبد اللہ صاحب	فیصل ٹاؤن
☆۔مسعود باجوہ صاحب ولد محمد حیات صاحب	دارالذکر
☆۔ندیم احمد طارق صاحب ولد میاں محمد منشاء صاحب	تاج پورہ
☆۔سجاد بھروانہ صاحب	دارالذکر
☆۔عمیر احمد ملک صاحب ولد میاں سعید احمد صاحب (سابق ناظم اشاعت)	گلبرگ
☆۔محمد احمد صاحب	جوہر ٹاؤن
☆۔ارشد محمود بٹ صاحب ولد محمد احمد بٹ صاحب	کوٹ لکھپت
☆۔جنزل (ر) ناصر صاحب ولد صفدر علی صاحب (صدر حلقہ)	ماڈل ٹاؤن
☆۔محمد انور صاحب ولد محمد خان صاحب (سیکورٹی گارڈ)	ماڈل ٹاؤن
☆۔لال خان صاحب ولد حاجی احمد صاحب	ریونیو سوسائٹی
☆۔محمد اشرف صاحب ولد عبد اللہ صاحب	واپڈا ٹاؤن
☆۔چوہدری حفیظ احمد ایڈووکیٹ ولد نذیر حسین	....
☆۔ملک زبیر صاحب ولد ملک راشد احمد صاحب	....
☆۔محمد احمد صاحب ولد اختر علی صاحب	....
☆۔محمد مالک صاحب ولد چوہدری فتح محمد صاحب	....
☆۔محمد سعید درد صاحب	....
☆۔ناصر احمد خان صاحب ولد صفدر علی صاحب	....
☆۔سعید ارشد شاد صاحب ولد سمیع اللہ صاحب	....
☆۔ساجد نعیم صاحب ولد عمیر احمد صاحب	....
☆۔شیخ محمد یونس صاحب ولد جمیل احمد صاحب	....
☆۔محمود احمد صاحب	جنزل ہسپتال
☆۔مقصود احمد صاحب ولد عبد الرحمٰن صاحب	باغبانپورہ
☆۔اصغر یعقوب صاحب ولد یعقوب خان صاحب	گلبرگ
☆۔محمود احمد صاحب (سیکورٹی گارڈ)	دارالذکر
☆۔ظفر اقبال صاحب	باغبانپورہ
☆۔ڈاکٹر اصغر یعقوب صاحب	کیولری گراؤنڈ
☆۔اکرم بیگ صاحب	دارالذکر
☆۔آصف فاروق صاحب	دارالذکر
☆۔ملک مقصود صاحب	دارالذکر
☆۔کامران ارشد صاحب	دارالذکر
☆۔منور خان صاحب	دارالذکر
☆۔نثار احمد صاحب	دارالذکر
☆۔عامر پاشا صاحب	ڈیفنس
☆۔چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب	ڈیفنس
☆۔چوہدری امتیاز صاحب	ڈیفنس
☆۔خلیل سولنگی صاحب	ڈیفنس
☆۔عبد الرحمٰن صاحب ولد ڈاکٹر محمود اسلم صاحب	دہلی گیٹ (نومبائع)
☆۔عمیر احمد ملک صاحب ولد عبد الرحیم صاحب	فیصل ٹاؤن
☆۔نور الامین صاحب	گرین ٹاؤن
☆۔سید ارشاد صاحب	گرین ٹاؤن
☆۔اکرم ورک صاحب	گلبرگ
☆۔شابل احمد صاحب	گلبرگ
☆۔منور احمد صاحب	گلشن پارک
☆۔عبد المومن صاحب (نائب قائد مجلس)	کوٹ لکھپت
☆۔محمد حسین ملہی صاحب	کوٹ لکھپت
☆۔چوہدری الیاس صاحب	ریونیو سوسائٹی
☆۔نعیم صاحب	ریونیو سوسائٹی
☆۔محمد نواز مرزا صاحب	سبزہ زار
☆۔محمد رشید ہاشمی صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔کیپٹن نعیم الدین صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔چوہدری مظفر احمد صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔حسن خورشید صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔ملک انصار الحق صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔ملک رشید صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔مشہود احمد صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔میاں مبشر احمد صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔پروفیسر عبد الودود صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔شاہد شفیع صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔مبارک ورک صاحب	....
☆۔فدا حسین صاحب ولد بہادر خاں صاحب	شمالی چھاؤنی
☆۔شیخ اکرام صاحب	نشاط کالونی
☆۔ولید احمد صاحب ولد محمد منور صاحب	ربوہ

(بشکریہ الفضل ربوہ ۳۱ مئی ۲۰۱۰)

☆۔(مندرجہ بالا فہرست ۲۹ مئی ۱۲ بجے دوپہر نظارت امور عامہ ربوہ کی طرف سے جاری کردہ ہے۔)

لاہور میں دہشت گردانہ حملوں کے زخمیوں کی فہرست

۲۹ مئی کو ایک بجے دوپہر تک امور عامہ کی طرف سے موصول ہونے والی لاہور کے مختلف ہسپتالوں میں موجود زخمی احباب کی فہرست

نام	ولدیت	مجلس	ہسپتال
☆۔محمد یامین		جوہر ٹاؤن	جناح ہسپتال
☆۔ملک انوار الحق	ضیاء الحق		جناح ہسپتال
☆۔نعمت اللہ قریشی	عطاء القریشی	فیصل ٹاؤن	جناح ہسپتال
☆۔مظفر احمد	بشارت احمد	گارڈن ٹاؤن	جناح ہسپتال
☆۔مرزا محمد نصیر	مرزا محمد حسین	ڈیفنس	جناح ہسپتال
☆۔مظفر احمد	میاں عبد الحمید	جوہر ٹاؤن	جناح ہسپتال
☆۔ارشد محمود	محمد اکبر	چورنگی	جناح ہسپتال
☆۔رفیع احمد بٹ	محمد حفیظ	گوجرانوالہ	جناح ہسپتال
☆۔عامر نعیم	نعیم الدین	......	جناح ہسپتال
☆۔ملک عبد المتین	عبد المالک	فیصل ٹاؤن	جناح ہسپتال
☆۔سید شمشاد علی	سید خواجہ الیک	کینٹ کراچی	جناح ہسپتال
☆۔محمد شعیب نیر	محمد صادق	فیصل ٹاؤن	جناح ہسپتال
☆۔مجید الرحمٰن	میاں نذیر احمد	فیصل ٹاؤن	جناح ہسپتال
☆۔محمد سرور	صادق قریشی	......	جناح ہسپتال
☆۔شیخ اسلم	شیخ نذیر	مغل پورہ	میو ہسپتال
☆۔امین	عبد الکریم	گڑھی شاہو	میو ہسپتال
☆۔ادریس	منیر احمد	......	میو ہسپتال
☆۔نعیم اللہ	عنایت اللہ	ٹاؤن شپ	میو ہسپتال
☆۔کاشف احمد	محمد یوسف	UET	میو ہسپتال
☆۔خلیل احمد	عبد الرؤف	......	میو ہسپتال
☆۔منصور احمد	محمود احمد	جوہر ٹاؤن	میو ہسپتال
☆۔مبارک احمد	سردار قیوم بھٹی	......	میو ہسپتال
☆۔عبد الرشید	عبد الخالق	سبزہ زار	میو ہسپتال
☆۔مرزا نصیر احمد	......	......	میو ہسپتال
☆۔حفیظ احمد	محمد علی	تاج پورہ	میو ہسپتال
☆۔اعجاز احمد	عبد الکریم	وحدت روڈ	میو ہسپتال
☆۔رشید احمد	محمد طارق	......	میو ہسپتال
☆۔نعیم احمد	منیر احمد	سعادت کالونی	میو ہسپتال
☆۔معروف	صفدر	......	میو ہسپتال
☆۔عبد الغفور	عبد الرؤف	......	میو ہسپتال
☆۔رشید احمد گھمن	محمد علی طاہر	......	میو ہسپتال
☆۔وارث	نذیر احمد	......	میو ہسپتال
☆۔دلبر خان	......	داروغہ والا	سروسز ہسپتال
☆۔لئیق احمد	شفیق احمد	......	سروسز ہسپتال
☆۔ڈاکٹر فہد	......	گڑھی شاہو	سروسز ہسپتال
☆۔مرزا نصیر احمد ایڈووکیٹ	......	......	سروسز ہسپتال
☆۔تنویر احمد	محمد اسماعیل	......	سروسز ہسپتال
☆۔جاذب	انوار الحق	......	سروسز ہسپتال
☆۔عمیر احمد	انس ماجد	......	سروسز ہسپتال
☆۔مظفر احمد	چوہدری منور احمد	بھٹہ چوک	سروسز ہسپتال
☆۔وجیہہ اللہ	عبد المالک	......	سروسز ہسپتال
☆۔عرفان	محمد صادق	......	سروسز ہسپتال
☆۔عامر مشہود (ناظم علاقہ)	محمد عارف	......	سروسز ہسپتال
☆۔اسد اللہ	......	UET	سروسز ہسپتال
☆۔نبیل احمد	طارق احمد	......	سروسز ہسپتال
☆۔سید شہریار	نور المبین	......	سروسز ہسپتال
☆۔محمد سلطان	......	ربوہ	سروسز ہسپتال

نام	ولدیت	مجلس	ہسپتال
☆۔عُمر انس	......	زمان پارک	سروسز ہسپتال
☆۔مرزا زبیر	......	ڈیفنس	سروسز ہسپتال
☆۔میاں رومان	......	دارالذکر	سروسز ہسپتال
☆۔مبشر	......	مصطفیٰ آباد	سروسز ہسپتال
☆۔ارسلان ارشد	ارشد محمود	......	سروسز ہسپتال
☆۔علی	......	کینال پارک	سروسز ہسپتال
☆۔اسلم	......	گڑھی شاہو	سروسز ہسپتال
☆۔انس سلیمان	......	فیکٹری ایریا	سروسز ہسپتال
☆۔مظفر احمد	......	تاج پورہ	سروسز ہسپتال
☆۔مبشر	بدر الدین	......	سروسز ہسپتال
☆۔ریحان انجم	......	جھنگ	سروسز ہسپتال
☆۔حارث علی	......	مغل پورہ	سروسز ہسپتال
☆۔وقار احمد	......	دارالذکر	سروسز ہسپتال
☆۔خلیل احمد	......	دارالذکر	سروسز ہسپتال
☆۔آصف محمود	......	دہلی گیٹ	سروسز ہسپتال
☆۔منیر الطاف چیمہ	......	......	سروسز ہسپتال
☆۔الیاس	......	......	سروسز ہسپتال
☆۔یعقوب احمد	بشیر احمد	......	سروسز ہسپتال
☆۔اعجاز احمد	......	......	سروسز ہسپتال
☆۔شہزاد احتشام	......	وزیر آباد	سروسز ہسپتال
☆۔ڈاکٹر نبیل	......	......	سروسز ہسپتال
☆۔نور فاطمہ	......	مغلپورہ	سروسز ہسپتال
☆۔مرزا سرفراز احمد	مرزا نواز احمد	گلشن پارک	سروسز ہسپتال
☆۔ابراہیم	......	......	سروسز ہسپتال
☆۔عظیم احمد (صدر حلقہ)	......	سمال چھاؤنی	شالامار ہسپتال
☆۔نامعلوم	......	......	شالامار ہسپتال
☆۔نامعلوم	......	......	شیخ زاید ہسپتال
☆۔نامعلوم	......	......	......
☆۔سرور مال	......	ٹاؤن شپ	......
عبد الباسط (قائد مجلس)	......	کوٹ لکھپت	......
مبشر احمد	......	......	......
امین احمد	......	......	......
سعید احمد	......	......	......

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ ۳۱ مئی ۲۰۱۰)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ ۴ جون ۲۰۱۰ء

استقلال کو ہلا نہ سکے۔ فرمایا: ان شہداء کے بارے میں بعض نے خوابیں دیکھی ہیں کہ ان پر طمغے سجائے جا رہے ہیں۔

فرمایا: دشمن نے تو میرے نزدیک صرف جانی نقصان ہی نہیں کرنا چاہا بلکہ ایک تو خوف پیدا کرنا چاہا تھا کہ کمزور احمدیوں کو احمدیت سے دور کر دیں گے لیکن نہیں جانتے کہ یہ وہ ان ماؤوں کے بیٹے ہیں جن کے خون میں اور دودھ میں جان و مال وقت اور عزت کی قربانی کا جوش بھرا ہوا ہے۔ دوسرے دشمن کا یہ بھی خیال تھا کہ یہ برداشت نہ کر کے سڑکوں پر نکلیں گے لیکن نہیں جانتے کہ احمدی خدا کی طرف سے عطا کردہ صبر اور وفا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگنے والے ہیں اور خلافت کی رسی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔

فرمایا: پس ہمارا کام صبر کرنا ہے اور انشاء اللہ ہر احمدی اس پر کاربند رہے گا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے بعض شہداء کے جان نثاری کے واقعات بیان فرمائے۔ پھر فرمایا: اگرچہ پورے پاکستان میں دہشت گردی پھیلی ہوئی ہے لیکن احمدیوں کے خلاف دہشت گردی کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ پس دعائیں کرتے رہیں اور اپنا خیال رکھیں اور یہ دعا بکثرت کرتے رہیں: اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرور ھم ۔ اور اسی طرح یہ بھی دعا کریں۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

فرمایا: شہداء کے درجات کی بلندی کیلئے، زخمیوں کی کامل شفایابی کیلئے اور دشمنان کے عبرتناک انجام کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ بعد نماز جمعہ حضور انور نے شہداء کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ ☆☆☆

بقیہ اداریہ: شہداء احمدیت زندہ باد از صفحہ 2

سکتی ہے؟ اگر پاکستانی حکام اور مذہبی مکاتب فکر سوچیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ یہ قانون سازی تو صرف احمدیوں کے لئے ہوئی تھی لیکن دیگر مکاتب فکر کے مسلمان تو قانون سازی کے بغیر ہی ارتداد کے دائرے میں کھڑے ہیں اور انہیں بھی قتل کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ان فتووں کو بدلنے کی ضرورت ہے، ارتداد کی سزا قتل کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ توہین رسالت کے قانون کی سزا کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ غیر مسلموں کو تبلیغ سے محروم کر دینے کی قانون سازی کو بدلنے کی ضرورت ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام کو ایک عالمی سیاسی سٹیٹ اور دنیوی حکومت کے خیال سے دیکھنے کی سوچ کو بدلنے کی ضرورت ہے کیونکہ اسلام تو ہر شخص کو بلا جبر و اکراہ کوئی سا بھی مذہب اختیار کرنے اور پھر اس کو چھوڑ دینے کی بھی کھلی چھٹی دیتا ہے اور اس کے لئے کوئی سزا تجویز نہیں کرتا۔ اسلام اللہ تعالیٰ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کیلئے کوئی جسمانی سزا تجویز نہیں کرتا بلکہ ان سب سزاؤں کو یوم آخرت کیلئے اٹھا رکھتا ہے۔ اسلام غیر مسلموں کو کھلم کھلا تبلیغ کی اجازت دیتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں واضح ہے کہ جب شیطان نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ وہ اس کے نیک بندوں کو آگے سے بھی پیچھے سے بھی اور دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی ورغلائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا کہ تجھے یوم قیامت تک مہلت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ میرے نیک بندے تیرے پیچھے ہرگز نہیں چلیں گے۔

اسی طرح اسلام جابرانہ عالمگیر سٹیٹ کے قیام کے خیال کو سرے سے رد کرتا ہے کیونکہ اسلام تو ایک عالمگیر دعوت الی اللہ کرنے والا مذہب ہے جس کی حکومت عوام کے دلوں پر ہے۔ جس کے پائے سلطنت محبت کے شیرازے سے گوندھے گئے ہیں۔ جہاں سب انسان برابر کے شہری ہیں ہر ایک کو برابر کے حقوق حاصل ہیں اور ہر ایک کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ لیکن یہ اسلام آپ کو سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں سے نہیں ملے گا اور اس کیلئے ہم تمام مکاتب فکر کے مسلمان بھائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ احمدیت کے جھنڈے تلے آئیں کیونکہ آج یہی جھنڈا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا ہے۔ جس کے زیر سایہ سب کو امن و عافیت حاصل ہو سکتا ہے۔ بصورت دیگر آپ کی گلیاں، آپ کے محلے فتنہ و فساد کی آماجگاہ بنے رہیں گے جہاں شیعوں کے خلاف بھی نفرت کی آندھیاں چلتی رہیں گی اور جہاں سنیوں کے خلاف بھی زہر اُگلا جاتا رہے گا۔ اور جہاں جمعہ کا مبارک دن جو روحانیت کے نور سے بھرا ہوا ہوتا ہے، فساد سے بھرے ہوئے دن میں تبدیل ہوتا رہے گا اور یہ بیماری پاکستان سے نکل کر اب دیگر مسلم ممالک بلکہ وطن عزیز بھارت میں بھی پھیل چکی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اکثر جمعہ کے دن کو ہی جبکہ معصوم مسلمان عبادت کی خاطر اکٹھے ہوتے ہیں فساد کے لئے ریلیوں کے لئے احتجاج کیلئے، سڑکوں کو بلاک کرنے کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ اللہ خیر کرے اور مسلمانوں کو تہہ بہ تہہ ظلمتوں کا شکار ہونے سے بچائے اور مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی اس بابرکت خلافت کے زیر سایہ آنے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مخالفین احمدیت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

”اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا، جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو! کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پروا نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اُس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اِس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو، اُس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں، اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔“ (انوار الاسلام صفحہ ۲۳)

حضور علیہ السلام احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمائے ہیں:

”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی، وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔“ (رسالہ الوصیت صفحہ ۱۳-۱۴)

(منیر احمد خادمؔ)

شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

(لاہور کے ۲۸ مئی ۲۰۱۰ کے شہیدانِ احمدیت کا خاموشی میں رضاء الٰہی کا اظہار)

پیاری جانوں کا ثمین نذرانہ لئے خدا کے حضور ہے ہمیں جانا
دُعا کریں، یارب ! قبول فرمانا بعزمِ صدق اے دِل تُو ساتھ دے پانا!
لہو سے لکھ کر گیت مسیح کے گاتے ہیں
شہید ہیں، جنت سجانے جاتے ہیں

قُرونِ آخر کے محمدی ہم ہیں مسیح و مہدی کے فدائی محکم ہیں
مصدّقِ احمد نبیؐ خاتم ہیں فرقہ ٔ واحد ِ رسُولِ اکرمؐ ہیں
قدم قدم خوشخبریاں سناتے ہیں
شہید ہیں، جنت سجانے جاتے ہیں

مقام پائے ہوئے ہیں آخرینوں کا خدا محافظ اپنے خود سفینوں کا
لکھا بنے گا ہمارے خود جبینوں کا وہی ہے کھولنے والا بند سینوں کا
نجات کی جانب ہی ہم بلاتے ہیں
شہید ہیں، جنت سجا نے جاتے ہیں

صداقتوں کے صحیفے خون سے لکھّے جلا دیئے جا جا حقیقتوں کے دیئے
لی روشنی قرآں کی آیت آیت سے لئے حدیثوں سے نکات چُن چُن کے
نبی کی راہوں میں لہو بہاتے ہیں
شہید ہیں، جنت سجانے جاتے ہیں

ہو دیں پہ قائم غیر مسلم اُس کو کہیں؟ یہ کلمہ لکھنا پڑھنا ہم سے کیوں چھینیں؟
دُعا نہ دینے دیں سلام سے روکیں؟ جہاں نماز ہو، مسجد اُس کو کیوں نہ لکھیں؟
سفینہ ظلموں کا ڈبو کے جاتے ہیں
شہید ہیں، جنت سجانے جاتے ہیں

کسی سے شکوہ نہیں نہ ہی شکایت ہے ہماری ضامن، بس خدا کی قُدرت ہے
یہ زندگی بھی اُسی کی اِک امانت ہے یہ آزمائش بھی اُسی کی حکمت ہے
کوئی بھی وقت ہو، شکر بجا لاتے ہیں
شہید ہیں جنت سجانے جاتے ہیں

خبر امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ پہنچے نہ ہم ڈریں گے کبھی نہ خوف کھائیں گے
ہزار خوشیوں سے جو دامن اپنے بھرے نشان سجدوں کے جبیں پہ لے کے چلے
حضور ربّ میں بصد تشکر آتے ہیں
شہید ہیں، جنت سجانے جاتے ہیں

خدا کے بندے، دیں پہ تیز گام ہوئے محمدِ عربیؐ کے ہم غلام ہوئے
مسیح وقت کے ہم مطیع مدام ہوئے قُرآں کے ناظرؔ عاشقِ دوام ہوئے
خلافتِ موعود میں سماتے ہیں
شہید ہیں، جنت سجانے جاتے ہیں

(غلام نبی ناظرؔ۔ کشمیر۔ بھارت)

---

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:19733 میں T.M بشیریہ زوجہ مکرم سیّد پاشا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.04.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کے پاس اس وقت 8 گرام سونا بطور زیور موجود ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام محمد اسماعیل — الامتہ: T.M بشیریہ — گواہ: ایس۔ محمد اقبال

وصیت نمبر:19734 میں جنّت زوجہ مکرم حکیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.04.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کے پاس اس وقت 2 گرام سونا بطور زیور موجود ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام محمد اسماعیل — الامۃ: جنّت — گواہ: ایس۔ محمد اقبال

وصیت نمبر:19735 میں M لیلیٰ زوجہ مکرم جے اے مطلب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.04.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک دکان کرائے پر دی گئی ہے، جس کا کرایہ 6400 روپے ہے، ساڑے تین سینٹ زمین پر عمارت ہے جس کی موجودہ قیمت 4,00,000 روپے ہے، 64 گرام سونا بطور زیور موجود ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 6400 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام محمد اسماعیل — الامتہ: M لیلیٰ — گواہ: ایس۔ محمد اقبال

وصیت نمبر:19736 میں C.A ساجدہ زوجہ مکرم A.M فیروز خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کوئمبٹور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.04.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کے پاس اس وقت 120 گرام سونا بطور زیور موجود ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام محمد اسماعیل — الامتہ: C,A ساجدہ — گواہ: ایس۔ محمد اقبال

وصیت نمبر:19737 میں عزیزہ طاہرہ بنت مکرم محمد یوسف انور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ گھریلو عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 22.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ زمین 7 مرلہ موجودہ قیمت 92,000 ہزار روپے، سونے کا ایک سیٹ 37 گرام، کانٹے ایک جوڑی وزن 6,480 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یوسف انور — الامتہ: عزیزہ طاہرہ — گواہ: عبدالمومن راشد

وصیت نمبر:19738 میں حامدہ بیگم بنت مکرم محمد موسیٰ صاحب قوم باجوہ مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 20.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیور طلائی: ایک انگوٹھی وزن 2.62 موجودہ قیمت 3196، ایک جوڑی کان کی بالی، موجودہ قیمت 3892 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم احمد ڈار — الامتہ: حامدہ بیگم — گواہ: ظہور احمد رفیق

وصیت نمبر:19739 میں سیّد اشفاق احمد ولد مکرم سیّد نصیر الدین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 24.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 3220 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّد ارشد مجید — الامتہ: سیّد اشفاق احمد — گواہ: طارق احمد ربانی

وصیت نمبر:19740 میں ریحانہ خالد زوجہ مکرم لطیف احمد خالد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 21.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر وصول شدہ 15,000 روپے، زیور طلائی: سیٹ دو عدد وزن 36.300 گرام، بالیاں دو جوڑی وزن 18.850 گرام، انگوٹھی 3 عدد وزن 12.260، ٹاپس ایک عدد وزن 2.900 گرام، کڑے دو عدد وزن 24.500 گرام، چین دو عدد وزن 26.900 گرام، ٹیکہ ایک عدد وزن 9.00 گرام، کانٹا ایک جوڑی وزن 8.00 گرام ہے۔ کل قیمت اندازاً 1,52,680 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لطیف احمد خالد — الامتہ: ریحانہ نصرین — گواہ: حافظ شریف الحسن

وصیت نمبر:19741 میں خواجہ زبیر احمد ولد مکرم خواجہ دین محمد صاحب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 24.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3220 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد ظفر ربانی — العبد: خواجہ زبیر احمد — گواہ: ناصر احمد زاہد

وصیت نمبر:19742 میں ایشان احمد ولد مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 21.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 400 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ عطاء الغفار — العبد: ایشان احمد — گواہ: حبیب احمد طارق

وصیت نمبر:19743 میں عالیہ تنویر بنت مکرم تنویر احمد خادم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: دلاور خان — الامتہ: عالیہ تنویر — گواہ: صغیر احمد طاہر

وصیت نمبر:19744 میں اختر الدین خان مکرم مفلح الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 9.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ آبائی جائیداد کی فی الوقت تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3800 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف محمد اسلم — العبد: اختر الدین خان — گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر:19745 میں مبارکہ نورین بنت مکرم ریحان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 24.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 200 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ریحان احمد ظفر — الامتہ: مبارکہ نورین — گواہ: جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر:19746 میں نسیم آراء زوجہ مکرم سیّد اشفاق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 24.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ زیور طلائی: ایک جوڑی بالی موجودہ قیمت 3900، حق مہر بذمہ خاوند 200 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّد اشفاق احمد — الامتہ: نسیم آراء — گواہ: سیّد ارشد مجید

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 10 June 2010 | Issue No. 23

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

آج ہمارے لہو کا ہر قطرہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہونے کا اظہار و اعلان کرتا ہے۔

احمدی خدا کی طرف سے عطا کردہ صبر اور وفا کے ساتھ اللہ کی مدد مانگنے والے ہیں اور خلافت کی رسی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔

ہر ملک کے باشندہ نے جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کی بیعت کی توفیق عطاء فرمائی ہے، یوں تڑپ کر اس کا اظہار کررہا ہے جس طرح ان کے انتہائی قریبی اس ظلم کا نشانہ بنے ہیں۔

میں نے بھی ہر گھر میں جس حد تک ممکن ہوا انفرادی طور پر فون کے ذریعہ تعزیت کی ہے اور سب کو اللہ کی رضا پر راضی پایا اور ان کی آوازوں میں مجھے یہ پُرعزم پیغام ملا کہ ہم اپنے خون کا ہر قطرہ مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے قربان کرنے کیلئے تیار ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ جون ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَابْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَاتَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَاتَدَّعُوْنَ۔ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ۔
(حٰمٓ السّجدہ:۳۱تا۳۳)

ترجمہ:۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا، اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بہت بخشنے والے (اور) بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔

پھر فرمایا: ہر ہفتہ ہزاروں خطوط موصول ہوتے ہیں، جنہیں میں پڑھتا ہوں، جن میں مختلف قسم کے مسائل کا ذکر ہوتا ہے۔ کوئی اپنی بیماری کا ذکر کرتا ہے کوئی اپنے عزیزوں کی شادی کی خوشی میں شامل کرتا ہے، کوئی رشتوں کی تلاش کے تعلق سے لکھتا ہے، کوئی کاروبار اور ملازمتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ بچے اور ان کے والدین امتحانوں میں کامیابی کیلئے لکھتے ہیں۔ غرضیکہ مختلف نوع کے خطوط آتے ہیں لیکن گزشتہ ہفتہ ہزاروں خطوط ایسے موصول ہوئے جن کا مضمون ایک ہی تھا جن میں شہداء کی عظیم شہادت پر اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ان خطوط میں غم بھی تھا، دُکھ بھی تھا اور غصے کا اظہار بھی۔ لیکن اگلے ہی فقرے میں وہ غصہ غم اور دعا میں ڈھل جاتا تھا۔ خطوط پاکستان ہندوستان، عرب ممالک، آسٹریلیا سے اور جزائر یوروپ سے بھی آرہے ہیں۔ اسی طرح امریکہ اور افریقہ سے بھی۔ غرض یہ کہ ہر ملک کا باشندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدیؐ کی بیعت میں آنے کی توفیق دی ہے، یوں تڑپ تڑپ کر اس کا اظہار کررہا ہے جس طرح کوئی انتہائی قریبی اس ظلم کا نشانہ بنا ہو اور پھر جن کے قریبی عزیز اس مقام شہادت کو پاگئے۔ ان کے خطوط مل رہے ہیں، جو مجھے تسلیاں دے رہے تھے۔ یہ خطوط اپنے باپ، بھائی اور خاوند کی شہادت پر صبر و استقامت کی عظیم الشان مثالیں رقم کررہے تھے۔ میں نے بھی ہر گھر میں جس حد تک ممکن ہوا انفرادی طور پر فون کے ذریعہ تعزیت کی ہے اور سب کو اللہ کی رضا پر راضی پایا اور ان کی آوازوں میں مجھے یہ پُرعزم پیغام ملا کہ ہم اللہ کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ہم اللہ کی رضا پر خوش ہیں۔ ہم اپنے خون کا ہر قطرہ مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے قربان کرنے کیلئے تیار ہیں اور آج ہمارے لہو کا ہر قطرہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہونے کا اظہار و اعلان کرتا ہے۔

فرمایا: یہ سب خطوط اور یہ سب جذبات پڑھ اور سن کر اپنے جذبات کا اظہار میرے بس کی بات نہیں اللہ تعالیٰ نے اس یقین پر ایک بار پھر قائم کردیا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے یقیناً اپنے اعلیٰ مقاصد کے حاصل کرنے کیلئے پُرعزم ہیں۔ وہ اعلیٰ مقاصد جن کے پورا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ یہ وہ عظیم لوگ ہیں جن کے جانے والے ثبات قدم دکھا کر خدا کے حضور حاضر ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق کہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ (البقرہ:۱۵۵)

یعنی جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

فرمایا: وہ یہ دنیا کو بتا گئے کہ ہم کو مردہ نہ کہو، ہم زندہ ہیں کیونکہ ہم نے زندہ خدا کو پالیا ہے۔ ہمارے خون کا ایک ایک قطرہ خدا کے دین کی خاطر بہہ چکا ہے۔ اور اس سے ہزاروں ثمر آور درخت نکلیں گے۔

فرمایا: یہ صبر و رضا کے پیکر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے گھنٹوں اپنے زخموں اور اپنے بہتے خون کو دیکھتے رہے لیکن بجائے شکوہ و شکایت کے تسبیح و تحمید کرتے رہے اور آخری دم تک درود ان کی زبانوں پر جاری تھا۔

فرمایا: میں نے ایک دردناک ویڈیو دیکھی ہے۔ اس کو دیکھ کر عجیب کیفیت ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بے شک ان سے اللہ تعالیٰ نے قربانیاں تو لیں لیکن فرشتوں نے ان کے دلوں پر سکینت نازل کی۔ اگر پولیس بروقت آجاتی تو بہت سی جانیں بچ سکتی تھیں۔ اس موقع پر بھی انہوں نے جان نثاری کی عجیب داستانیں رقم کی ہیں۔ ایک شہید نے گرنیڈ کو صرف اپنے ہاتھ میں اس لئے لیا تا کہ دوسروں کی جانیں بچ جائیں اور بعض نے اپنی جان پر کھیل کر دو دہشت گردوں کو پکڑ لیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو جس قدر خون ریزی ہوئی ہے اس سے کہیں زیادہ ہوتی۔ بہر حال جو بھی ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ہر گھر میں تسکین کے نظارے نظر آتے ہیں۔ یہی وہ تسکین ہے جو اللہ تعالیٰ مومنین کو عطا فرماتا ہے۔ وہ اپنا غم اور حُزن صرف خدا تعالیٰ کی ذات کو بتاتے ہیں اور دعاؤں سے اس کی مدد حاصل کرتے ہیں۔ یہی ایک مومن کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس تعلق میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ (البقرۃ:۱۵۶)

ترجمہ: اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

فرمایا: پس صبر اور دعا کرنے والوں کیلئے خدا تعالیٰ نے خوشیوں کی خبریں سنائی ہیں اور شہید ہونے والوں کو جنت کی بشارت دی ہے۔ بعض دفعہ ہر طرف سے لگتا ہے کہ مدد کے دروازے بند ہوگئے ہیں، اس وقت مومنین صبر کرتے ہیں اور اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جاتے ہیں۔ پھر اچانک ایسی فتح اور ظفر کی خبریں ملتی ہیں کہ تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ مبارک ہیں لاہور کے وہ احمدی جنہوں نے یہ استقامت دکھائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

”وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہوگئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے۔ اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہوگئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دُنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ اس استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کردے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلّت پر خوش ہوجائیں۔ موت پر راضی ہوجائیں اور ثابت قدمی کیلئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہوجائیں اور ہرچہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے کردیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہوجائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے۔“ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۵۔۱۰۶، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم حصہ اول صفحہ ۲۳۱۔۲۳۲)

فرمایا: آج ہمارے شہداء کی خاک سے بھی یقیناً خوشبو آرہی ہے۔ پس ابتلاؤں کا لمبا ہونا تمہارے پایہ

(باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)